ایک خوفناک خواب سے شروع ہونے والے ہنگامے کی روداد
شباب شیخ
سحر زدہ

شہاب شیخ
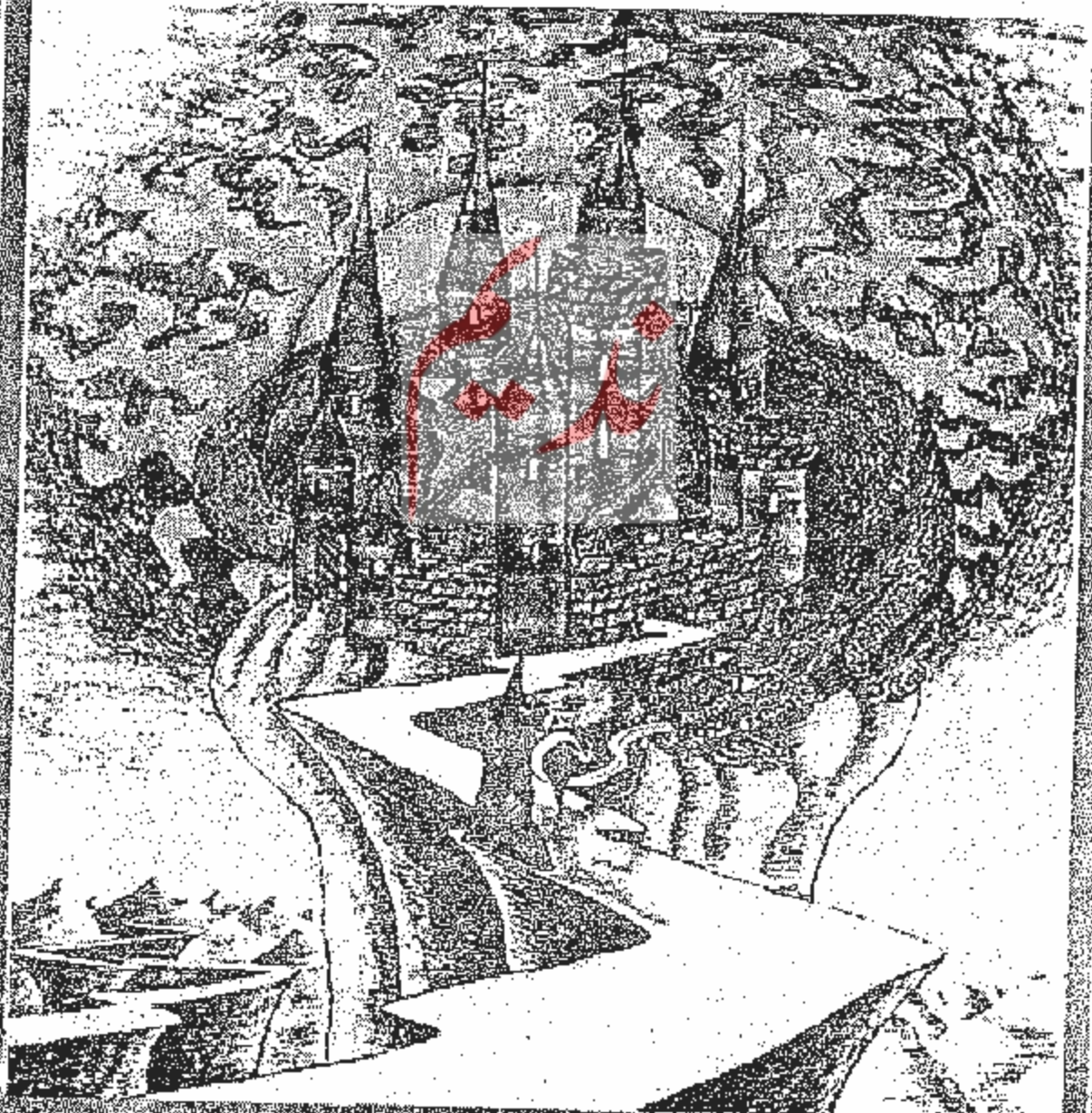
راجو نے اجے کے ذریعے بچی کو اس کے گھر پہنچوا دیا اور خود چچا کا کریا کرم کرنے کی تیاریاں کرنے لگا۔

جب راجو اپنے چچا کی چتا کو آگ لگا رہا تھا تو اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا' اس نے ضبط کر رکھا تھا لیکن پھر ضبط کے سارے بندھن ٹوٹ گئے' وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا' اجے نے اسے گلے سے لگالیا اور خود بھی رو پڑا۔

پراسرار کہانیاں پڑھنے والوں کے لیے اس ماہ کا تحفہ خاص

"کیا بات ہے راجو تم کچھ پریشان دکھائی دے رہے ہو؟" اجے نے کہا۔

راجو اس کی طرف دیکھ کر بولا۔ "یار......! میں کافی دنوں سے ایک مسئلے میں الجھا ہوا ہوں۔"

"کیا مسئلہ؟" اجے نے فوراً کہا۔

راجو نے ذرا سوچنے اور تذبذب کے بعد جواب دیا۔

"مجھے اچانک گھبراہٹ ہو جاتی ہے۔"

"گھبراہٹ......؟ کس وجہ سے۔" اجے بولا۔

"وجہ ہی تو کوئی نہیں ہے۔" راجو الجھے ہوئے انداز میں بولا۔

"کیا مطلب......؟ گھبراہٹ کی تو کوئی وجہ نہیں ہے؟"

اجے نے حیرت کا اظہار کیا۔ "یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کوئی وجہ تو ہوگی؟"

"نہیں...... میں بلا وجہ گھبراہٹ کا شکار ہو جاتا ہوں اور کبھی کبھی تو یہ گھبراہٹ اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میں اٹھ کر بھاگوں۔" راجو نے بتایا۔ "میں دہشت زدہ ہو جاتا ہوں۔"

"لیکن...... تم نے اس سے پہلے ایسا کوئی تذکرہ نہیں کیا؟" اجے بولا۔

"ایک تو تم سے ملاقاتیں کم رہیں' دوسرے میں سوچ رہا تھا کہ شاید یہ مسئلہ میرا وہم ہوگا اور خود ہی ختم ہو جائے گا لیکن اب تو مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے یہ بڑھتا جا رہا ہے۔" راجو نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ہوں۔" اجے نے پرخیال انداز میں سر ہلایا۔ "اب ہمیں دو کام کرنے ہیں۔"

"وہ کیا؟" راجو نے فوراً اس کی طرف دیکھا۔

"ایک تو یہ کہ کسی ڈاکٹر سے رجوع کرنا ہے اور دوسرے یہ کہ آج شام تم میرے ساتھ گرو جی کے پاس چلنا ہو سکتا ہے کوئی اور مسئلہ ہو۔" اجے بولا۔

راجو سوچ میں پڑ گیا' اس کے چہرے پر الجھن تھی۔

اجے نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر تسلی آمیز لہجے میں کہا۔ "فکر نہ کرو یہ مسئلہ ختم ہو جائے گا۔ میں تمہارے ساتھ ہوں' فی الحال تم ڈاکٹر سے مل لو شام میں' میں تمہارے گھر

آؤں گا۔ تم میرے ساتھ گروجی کے پاس چلنا۔"

راجو اب بھی الجھا ہوا تھا۔

ذرا دیر بعد وہ دونوں ہوٹل سے باہر آ گئے اور دونوں ہاتھ ملانے کے بعد مخالف سمتوں میں چل پڑے۔ راجو کو اجے سے بات کرنے کے بعد کافی تسلی ہوئی تھی۔ وہ دونوں بہت پرانے اور گہرے دوست تھے اور اکثر ساتھ ہی رہتے تھے لیکن کچھ عرصے سے اجے کو ماورائی علوم کا شوق پیدا ہو گیا تھا' اس لیے وہ گروجی کے پاس جانے لگا تھا۔ راجو بھی اس کے ساتھ دو مرتبہ ان کے پاس جا چکا تھا' ایک مرتبہ اجے اسے گروجی سے ملانے لے گیا تھا اور دوسری مرتبہ راجو اسے ڈھونڈنے کے لیے گیا تھا۔ راجو کو ان معاملات سے کوئی دلچسپی نہیں تھی اس لیے اجے گروجی کے پاس اکیلا ہی جاتا تھا۔ وہ کئی کئی روز ان کے پاس ہی رہتا تھا۔

اجے سے بات چیت کے بعد جہاں راجو کو کافی تسلی ہوئی تھی وہیں اس کے دل میں کئی شکوک و شبہات بھی جنم لینے لگے تھے۔ اسے اپنی چچی پر شک ہونے لگا تھا کہ کہیں اس نے کوئی جادو ٹونا تو اس پر نہیں کروا دیا ہے۔ وہ اس سے ویسے ہی بیزار رہتی تھی۔ چچا سے اس کی شکایتیں کرتی رہتی تھی۔ راجو کے ماں باپ کافی عرصہ پہلے ایک حادثے میں مارے گئے تھے' اس وقت راجو دس سال کا تھا۔ چچا نے اسے پالا پوسا تھا لیکن اس کی چچی اسے زیادہ پسند نہیں کرتی تھی۔ اس نے اپنے لڑکوں رمیش اور راجیش کی میٹرک کے بعد تعلیم جاری رکھی تھی جبکہ راجو کو ایک میڈیکل اسٹور پر رکھوا دیا تھا تاکہ وہ کچھ کما کر لائے۔ چچا نے اس بات کی مخالفت کی تھی' ان کی خواہش تھی کہ راجو بھی تعلیم جاری رکھے لیکن راجو جانتا تھا کہ اگر اس نے چچی کی رائے سے اختلاف کیا تو اس کا اس گھر میں جینا حرام ہو جائے گا لہٰذا اس نے خود ہی چچا سے کہہ دیا تھا کہ وہ تعلیم جاری نہیں رکھنا چاہتا۔ یوں چچا بھی خاموش ہو گئے تھے۔ آج چھٹی تھی اس لیے راجو اجے سے ملنے چلا گیا تھا۔

گھر پہنچ کر وہ اپنے کمرے کی طرف جانے لگا تو چچا سے اس کا سامنا ہو گیا۔ وہ اس کے پاس آ گئے اور مستفسرانہ انداز میں بولے۔

"راجو بیٹا......! کیا بات ہے' تمہارا چہرہ کچھ اترا اترا ہے' طبیعت تو ٹھیک ہے؟"

"یوں گھومتا پھرتا رہے گا تو چہرہ تو اتر ہی جائے گا۔" راجو کی چچی نے باورچی خانے سے برآمد ہوتے ہوئے اپنے مخصوص طنزیہ انداز میں کہا۔

چچا نے ان کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی اور راجو کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر بولے۔ "تمہیں کچھ بخار لگتا ہے؟"

"نہیں' ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔" راجو نے یوں گھبرا کر چچی پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ جیسے اس سے کوئی بڑا جرم سرزد ہو گیا ہو۔ "وہ...... دراصل میں......"

"تم ڈاکٹر کے پاس ضرور چلے جانا۔" چچا نے اسے ہدایت کی۔

"جی چچا۔" اس نے سر جھکا کر کہا۔

چچا اور چچی ایک جانب چلے گئے اور وہ اپنے کمرے میں آ کر بستر پر ڈھیر ہو گیا۔ چچا نے تو آج اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر اندازہ لگایا تھا کہ اسے بخار ہے لیکن وہ تو کئی روز سے اس بخار میں مبتلا تھا لیکن اسے یہ معلوم تھا کہ یہ بخار صرف اس وقت ہوتا ہے جب وہ گھبراہٹ کا شکار ہوتا ہے اور جب گھبراہٹ ختم ہوتی تو بخار بھی غائب ہو جاتا تھا۔ اسے اپنی پچیس سالہ زندگی میں پہلے بھی کئی بار بخار ہوا تھا لیکن کبھی گھبراہٹ والی کیفیت نہیں ہوئی تھی۔ اس نے کئی بار سوچا تھا کہ ڈاکٹر کے پاس جائے لیکن وہ سوچتا تھا کہ اسے بتائے گا کیا کیوں کہ اسے گھبراہٹ کے وقت ایک انجانا خوف محسوس ہونے لگتا تھا' اسے اس خوف کی کوئی وجہ سمجھ نہیں آتی تھی۔

اس نے کروٹ بدلی اور ایک بار پھر سوچنے لگا کہ کیا وہ ڈاکٹر کے پاس جائے لیکن اس نے محسوس کیا کہ اس کی گھبراہٹ اب ختم ہو چکی ہے اور بخار بھی غائب ہو چکا تھا۔

☆

شام سات بجے کے قریب اجے' راجو کے پاس آ گیا۔

"ہاں بھئی......! تم ڈاکٹر کے پاس گئے؟" اجے نے اس سے پوچھا۔

"نہیں۔" راجو نے جواب دیا۔

"کیوں......؟" اجے نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

"کیا بتاؤں اسے؟"

"کیا مطلب؟"

"میری کوئی ایسی بیماری تو ہے نہیں جو ڈاکٹر کو بتاؤں۔ جب گھبراہٹ ہوتی ہے تو جسم گرم ہو جاتا ہے' بخار سا لگتا ہے لیکن یہ کیفیت زیادہ دیر نہیں رہتی' اگر میں گھر سے ڈاکٹر کے کلینک تک جاؤں گا تو راستے ہی میں میری طبیعت ٹھیک ہو جائے گی' اب تم ہی بتاؤ کہ میں اسے کیا بتاؤں گا؟"

"ہوں۔" اجے نے پرخیال انداز میں سر ہلایا۔ "مجھے تو یہ کوئی دوسرا ہی چکر لگتا ہے۔"

"تمہارا مطلب ہے گنڈوں وغیرہ کا؟" راجو نے اس کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"ہاں۔" اجے نے اثبات میں سر ہلایا۔ "تم چلو میرے ساتھ گروجی یہ مسئلہ حل کر دیں گے۔"

راجو الجھن کا شکار ہو گیا۔

"کیا ہوا' پریشان کیوں ہو گئے؟" راجو نے اس کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"یار میں......"

"ہاں ہاں...... میں جانتا ہوں کہ تم ایسی باتوں پر یقین نہیں رکھتے لیکن تم میرے ساتھ چلو گے ضرور ورنہ تم جانتے ہو کہ میں تم سے ناراض ہو سکتا ہوں اور میری ناراضگی دور کرنا کتنا مشکل ہے' یہ تم جانتے ہو۔" اجے نے راجو کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

راجو جانتا تھا کہ اگر اجے ناراض ہو گیا تو اسے منانا واقعی بے حد مشکل ہو گا۔ اس نے گویا شکست مانتے ہوئے ایک گہرا سانس لے کر کہا۔ "ٹھیک ہے میں چلتا ہوں تمہارے ساتھ۔"

☆

جب وہ دونوں شمشان گھاٹ کے احاطے میں داخل ہوئے تو شام ڈھلنے کو تھی اور رات کی آمد آمد تھی لیکن اندھیرا بہت زیادہ نہیں پھیلا تھا' سب کچھ واضح طور پر نظر آ رہا تھا۔

وہ دونوں اس گوشے میں آ گئے جہاں گروجی آلتی پالتی مارے بیٹھے تھے۔ ان کے سامنے ایک انگیٹھی موجود تھی جس میں کوئلے دہک رہے تھے۔ وہ اپنے قریب پڑے ٹین کے ایک چھوٹے سے ڈبے میں سے لوبان نکال نکال کر کوئلوں پر ڈال رہے تھے' وہاں سے اٹھنے والا دھواں فضا میں پھیلنے کے ساتھ ساتھ راجو اور اجے کے نتھنوں میں بھی داخل ہو رہا تھا گروجی نے ان دونوں پر نظر نہیں ڈالی تھی اور اپنے کام میں مگن تھے۔

"گروجی نمستے!" اجے اور راجو نے یکے بعد دیگرے کہا تو گروجی نے ہاتھ روک کر ان کی طرف دیکھا۔ انہوں نے اثبات میں سر ہلایا اور ان دونوں کو ایک جانب بیٹھنے کا اشارہ کیا اور دوبارہ اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گئے' وہ دونوں بیٹھ گئے۔

ذرا دیر بعد گروجی نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے ان دونوں کی جانب دیکھا اور اجے پر نظریں جما کر بولے۔ "کیسے ہو بالک؟"

"گروجی میں تو ٹھیک ہوں لیکن یہ راجو کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔" اجے نے راجو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہو جائے گا یہ بھی۔" گروجی نے اثبات میں سر ہلا کر نہایت پراسرار مسکراہٹ کے ساتھ راجو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ راجو اس کے انداز پر کچھ الجھن کا شکار ہو گیا۔ گروجی نے اس انداز میں اجے کی طرف دیکھا تو

اس کے چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ آ گئی۔ راجو مزید الجھن کا شکار ہو گیا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے ان کی مسکراہٹ کا کوئی مطلب ہے لیکن وہ اس مطلب کو سمجھنے سے قاصر تھا۔

"گرو جی......! آپ نے میرے دوست کے لیے کچھ کرنا ہے۔" اسے نے راجو کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"کیوں نہیں...... ہم اس کے لیے بہت کچھ کریں گے۔ یہ تو ہماری طرف آتا ہی نہیں ہے۔" گرو جی کا انداز شکایتی تھا۔

"وہ...... گرو جی بس وقت ہی نہیں ملتا۔" راجو نے شرمندہ انداز میں کہا۔

"کوئی بات نہیں' کوئی بات نہیں۔" گرو جی ہاتھ بلند کرتے ہوئے بولے۔

"گرو جی......! میں نے آپ کو اس کی کیفیت کے بارے میں تو بتا دیا تھا۔ اب آپ بتائیے کہ اس کے ساتھ کیا مسئلہ ہے' اسے گھبراہٹ کیوں ہوتی ہے؟" راجو بولا۔

"یہاں آ جاؤ۔" گرو جی نے راجو کی طرف دیکھتے ہوئے اشارہ کیا تو وہ ان کے قریب کھسک آیا۔ گرو جی نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔ ذرا بڑبڑانے کے بعد انہوں نے آنکھیں موند لیں اور پھر آنکھیں کھول کر بولے۔ "تمہاری چچی نے کام دکھا دیا ہے۔"

"جی......؟" راجو کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"شانت ہو جاؤ شانت ہو جاؤ۔" گرو جی نے اس کا کاندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ "گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اب تم ہمارے پاس آ گئے ہو اور جو ہمارے پاس آ جاتا ہے' وہ ہماری پناہ میں ہوتا ہے' کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔"

"کیا کیا ہے انہوں نے؟" راجو بولا۔

"تمہیں راستے سے ہٹانے کی کوشش کی ہے۔" گرو جی نے جواب دیا تو وہ چونک کر بولا۔

"جی......؟ کیا......؟"

گرو جی نے ایک بار پھر اس کا شانہ تھپتھپایا اور بولے۔ "بالکل فکر نہ کرو...... اب ہم اس کا سارا جنتر منتر ختم کر دیں گے۔"

"گرو جی......! آپ اس بدبخت عورت کو راستے سے ہٹا دیں۔" اسے نے نفرت آمیز انداز میں کہا۔

"نہیں نہیں...... ان کے ساتھ ایسا مت کرنا۔" راجو فوراً بولا۔

گرو جی نے اس کا شانہ تھپتھپا کر کہا۔ "تم ایک اچھے منش ہو اس لیے ایسا کہہ رہے ہو...... ایک ایسی عورت کی زندگی بچانا چاہتے ہو جس نے تمہاری زندگی لینے کی کوشش کی ہے۔"

"میں کسی کے بارے میں ایسا نہیں سوچ سکتا۔" راجو نے کہا۔

گرو جی مسکرا کر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بولے۔ "تم نے دنیا نہیں دیکھی۔ بس تم ایک سیدھے سادے منش ہو۔ اس سنسار میں کیسے کیسے لوگ بستے ہیں' یہ تم نہیں جانتے۔"

"گرو جی......! بس اب آپ جلدی سے میرے دوست کو ٹھیک کر دیں۔" اسے بولا۔

"اس کے لیے اسے خود بھی کچھ ہمت کرنا ہو گی۔" گرو جی نے کہا۔

"مجھے کیا کرنا ہو گا گرو جی؟" راجو بولا۔

"کچھ عرصہ ہمارے پاس رہنا ہو گا اور جو کچھ ہم بتائیں وہ کرنا ہو گا۔" گرو جی نے جواب دیا۔

"لیکن میں چچا کو کیا کہوں گا؟" راجو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ان سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔" اسے نے اس سے کہا۔ "تمہاری چچی تمہاری جان لینے کی کوشش کر رہی ہے اور تم وہیں رہو گے؟ تمہیں فوراً اس گھر کو چھوڑ دینا چاہیے۔"

"اسے صحیح کہتا ہے دراصل وہ چاہتی ہے کہ تم راستے سے ہٹ جاؤ تاکہ تمہارا چچا تمہیں کوئی رقم وغیرہ نہ دے سکے' وہ نہیں چاہتی کہ تمہارا چچا تمہارے لیے کچھ کرے۔" گرو جی بولے۔

"میرے چچا تو مجھ سے مخلص ہیں ناں؟" راجو بولا۔

"وہ...... وہ تو مخلص ہیں۔" گرو جی نے جواب دیا۔

"تو گھر سے دور رہنے کے بارے میں' میں ان سے کیا کہوں؟" راجو پریشان ہو کر بولا۔

"کسی سے کچھ نہ کہو...... بس تم یہیں رہو...... اسے جا کر تمہارے گھر پر بتا دے گا کہ تم عملیات سیکھنے کے لیے اب میرے پاس ہی رہو گے۔ تمہارا چچا آئے گا تو تم بھی یہی کہنا' باقی معاملات میں سنبھال لوں گا۔" گرو جی نے کہا۔

"لیکن اس طرح تو چچا ناراض ہو جائیں گے۔" راجو کا لہجہ اب بھی پریشان تھا۔

"کوئی بات نہیں' اسے ناراض ہونے دو...... جب تم ٹھیک ہو جاؤ گے تو میں اسے بلا کر خود ہی ساری صورت حال بتا دوں گا۔" گرو جی نے کہا۔

"گرو جی بالکل ٹھیک کہتے ہیں راجو......! ویسے بھی اب میں تمہیں اس گھر میں نہیں جانے دوں گا جہاں تمہاری زندگی کو خطرہ ہے۔" اسے نے کہا۔

"اپنی جان بچاؤ بالک......!" گرو جی نے راجو کا کاندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ "زندہ رہو گے تو چچا بھی راضی ہو جائے گا اور دوسرے معاملات بھی سنبھل جائیں گے۔"

"ہاں ہاں راجو......! گرو جی بالکل درست کہتے ہیں۔" اسے نے کھسک کر راجو کے قریب آتے ہوئے کہا اور قریب پہنچ کر بولا۔ "بس اب تم گھر جانے کا خیال دل سے نکال دو۔ صبح میں تمہارے چچا کو جا کر صورت حال بتا آؤں گا۔"

راجو کافی پریشان تھا' وہ گھر سے دور رہنا نہیں چاہتا تھا لیکن اسے اپنی زندگی بھی پیاری تھی۔ اگر وہ گرو جی کی بات نہ مان کر گھر چلا جاتا تو وہ اس سے ناراض ہو جاتے اور پھر اس کی کوئی مدد بھی نہیں کرتے۔ ادھر اس کی چچی اس کی جان لینا چاہتی تھی۔ اگر اسے پتا چل جاتا کہ اس کا رابطہ گرو جی سے ہوا ہے تو وہ اپنی کارروائی تیز کر سکتی تھی۔

"سوچو نہیں میرے دوست......! یہ تمہاری زندگی کا معاملہ ہے۔ چچا کی ناراضگی اتنی اہم نہیں بلکہ تمہاری زندگی اہم ہے۔" اسے نے اسے سمجھایا۔

راجو ایک گہرا سانس لینے کے بعد بولا۔ "تم ٹھیک کہتے ہو۔"

"تو اس کا مطلب ہے کہ تم یہیں رہو گے؟" وہ بولا۔

"ہاں......" راجو نے جواب دیا۔

"یہ ہوئی ناں بات۔" اسے نے خوش ہوتے ہوئے اس کا کاندھا تھپتھپایا۔

"بس اب تم بے فکر ہو جاؤ۔ ہم اس خبیث عورت کے سارے ارادے خاک میں ملا دیں گے۔" گرو جی نے راجو سے کہا۔

"اب بتائیں گرو جی مجھے کیا کرنا ہے؟" راجو بولا۔

"ابھی کچھ نہیں کرنا۔" انہوں نے جواب دیا۔ "کل صبح ہم تمہیں بتائیں گے کہ کیا کرنا ہے۔"

"جی بہتر ہے۔" وہ بولا۔

"گرو جی' میرے لیے کیا حکم ہے؟" اسے نے کہا۔

"کچھ نہیں...... آج تم بھی آرام کرو۔" وہ بولے۔

"بھوک لگی ہو تو جا کر کھانا گرم کر کے کھا لو؟"

"مجھے تو ابھی بھوک نہیں ہے گرو جی۔" اسے بولا۔ پھر اس نے راجو کی طرف دیکھا۔ "تمہیں بھوک لگی ہے؟"

"نہیں۔" راجو نے جواب دیا۔

"بس تو پھر ٹھیک ہے' ہم یہیں گرو جی کے پاس بیٹھتے ہیں۔" وہ بولا۔

☆

"بس اب تم لوٹ جاؤ' ہمیں تو رات بھر جنتر منتر کرنے ہیں۔ تپسیا کرنی ہے۔" رات بارہ بجے کے قریب گرو جی نے اسے اور راجو سے کہا۔

"گرو جی آپ بھی آرام کر لیں ناں۔" اسے بولا۔

گرو جی دھیرے سے ہنس کر بولے۔ "ہم آرام نہیں کر سکتے کیوں کہ ہمیں بہت کچھ کرنا ہے۔ ہزاروں دکھی لوگوں کے کام ہم رات میں کرتے ہیں' اگر ہم آرام کریں

گے تو انہیں عذابوں سے نجات کون دلائے گا؟"
"جی یہ بات تو ہے۔" اجے نے کہا۔
"بس تم لوگ جاؤ اور آرام کرو۔" گرو جی بولے۔
"جی بہتر۔" اجے بولا پھر راجو سے مخاطب ہوا۔ "آؤ راجو کمرے میں چلتے ہیں۔"
ذرا دیر بعد وہ دونوں ایک کمرے میں آ گئے یہاں چھت میں بندھے تار سے ایک جلتی ہوئی لالٹین لٹک رہی تھی اسے اجے ہی روشن کر کے گیا تھا اور اس نے بستر بھی لگایا تھا جبکہ گرو جی زمین پر سویا کرتے تھے۔
وہ دونوں لیٹ گئے تو اجے نے راجو سے کہا۔ "میں محسوس کر رہا ہوں کہ تم پریشان ہو؟"
"ہاں میرا ذہن الجھا ہوا ہے۔" راجو بولا۔
"یار...... کیوں پریشان ہو؟" اجے نے ذرا سا اٹھ کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
"چچی کی اصلیت سامنے آنے کی وجہ سے اور یہ سوچ کر کہ چچا میری وجہ سے پریشان ہوں گے۔" وہ بولا۔
"ارے یار...... ان باتوں کو تو بھول جاؤ...... اس وقت سب سے اہم تمہاری زندگی ہے کیا تمہیں اپنی زندگی عزیز نہیں ہے؟" اجے بولا۔
"زندگی تو عزیز ہے لیکن......"
"لیکن ویکن کچھ نہیں۔" اجے اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔ "بس سب سے اہم تمہاری زندگی ہے۔ جب تمہاری زندگی محفوظ ہو جائے گی تو ہم باقی معاملات کو دیکھیں گے...... اب بالکل بے فکر ہو کر سو جاؤ۔"
راجو نے اثبات میں سر ہلایا ساتھ ہی وہ اجے کو مطمئن کرنے کے لیے مسکرا دیا تھا۔ اجے بھی مسکرایا اور اس نے تکیے سے سر لگا دیا۔
راجو نے آنکھیں موند لیں اور خیالوں میں کھو گیا۔ جہاں اسے بہت سی باتیں پریشان کر رہی تھیں وہیں وہ اجے اور گرو جی کے اس رویے سے بھی پریشان تھا جب اجے نے گرو جی سے یہ کہا تھا کہ وہ تو ٹھیک ہے راجو کی طبیعت ٹھیک نہیں؟ اس پر گرو جی نے بڑی معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ اجے سے کہا تھا کہ راجو کی طبیعت ٹھیک ہو جائے گی اس وقت اجے بھی ان کی طرف دیکھ کر معنی خیز انداز میں مسکرا دیا تھا۔ راجو کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے ان دونوں کی مسکراہٹ کا کوئی مطلب ہے وہ اس وقت بھی اس مسکراہٹ کا مطلب سمجھنے سے قاصر تھا۔
وہ کافی دیر سوچوں کے بھنور میں پھنسے رہنے کے بعد نیند کی وادی میں پہنچ گیا۔

☆

"تم مجھے لے کر نہیں جانا۔" ایک شیر خوار بچے نے راجو سے کہا۔
"تم کون ہو؟" راجو اس سے بولا۔
"یہ میں تمہیں نہیں بتا سکتا لیکن......" اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتا ایک جانب سے گرو جی آ گئے۔ انہوں نے بچے کی جانب اپنا دایاں ہاتھ پھیلا دیا۔ بچہ انہیں خون خوار نگاہوں سے گھورنے لگا۔ پھر گرو جی نے اپنا ہاتھ راجو کی طرف کر دیا۔
اچانک راجو کی آنکھ کھل گئی۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے دیکھا کہ اجے بے خبر سو رہا تھا۔ وہ خواب میں نظر آنے والے بچے کے بارے میں سوچنے لگا۔
وہ کافی دیر سوچتا رہا لیکن جب اسے خواب کا کوئی سر پیر سمجھ نہ آیا تو اسے ذہن سے نکال کر پھر لیٹ گیا۔
صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو جہاں اسے دیگر باتیں یاد آئیں وہیں بچے والا خواب بھی یاد آیا لیکن اب اس خواب کا زیادہ اثر اس پر نہیں تھا اور اس طرح کے خواب تو وہ دیکھتا ہی رہتا تھا اس لیے اس نے اسے اہمیت نہیں دی۔
کچھ دیر بعد اجے بھی اٹھ گیا۔ راجو نے باتوں کے دوران بچے والے خواب کا تذکرہ بھی اس سے کر دیا۔ اجے کا رنگ فق ہو گیا۔ وہ بولا۔ "اس کے علاوہ تم نے خواب میں کیا دیکھا تھا؟"
"بس یہی کچھ دیکھا تھا؟" راجو بولا۔

"اس کے علاوہ کوئی اور خواب بھی دیکھا؟" اسجے نے سوال کیا۔

"نہیں اور کوئی خواب نہیں دیکھا۔" راجو نے جواب دیا۔

اسجے سوچ میں پڑ گیا' پھر اٹھتے ہوئے بولا۔ "اچھا تم یہیں بیٹھو میں ناشتا بناتا ہوں اور گروجی سے بھی مل کر آتا ہوں۔" وہ چلا گیا۔ راجو سوچوں میں گم ہو گیا۔

ذرا دیر بعد گروجی آ گئے' اسجے بھی ان کے ساتھ تھا۔ راجو نے گروجی کو نمستے کیا۔ وہ جواب دیتے ہوئے بیٹھ گئے اور اس سے بولے۔ "اسجے بتا رہا ہے کہ تم نے کوئی خواب دیکھا ہے؟"

"جی ہاں۔" راجو بولا۔

"کیا دیکھا تھا تم نے......؟" گروجی بولے۔

راجو نے انہیں بھی خواب کے بارے میں بتا دیا۔

"ہوں......" گروجی نے اثبات میں سر ہلایا اور سوچ میں پڑ گئے۔ پھر بولے۔ "اس خواب کا تعلق حقیقت سے ہے اور اگر تم اس کا تذکرہ ہم سے نہ کرتے تب بھی ہمیں پتا چل جاتا کہ تم نے یہ خواب دیکھا ہے۔"

"جی؟" راجو کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"ہاں۔" گروجی نے اثبات میں سر ہلایا۔ "تم کیا سمجھتے ہو کہ تمہارے اس طرح غائب ہو جانے سے تمہاری چچی آرام سے بیٹھ جائے گی؟ نہیں وہ تو پریشان ہو چکی ہے...... اس نے رات میں ہی اس عامل سے رابطہ کیا تھا جس سے وہ تمہارے لیے جادو کروا رہی ہے۔ اس نے تمہیں بہکانے کی کوشش کی ہے وہ بچہ حقیقت میں موجود ہے۔"

"جی کیا مطلب؟" راجو کا منہ ایک بار پھر حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"تم نے اس بچے کو واقعی لانا ہے۔" گروجی بولے تو راجو حیرت کی وجہ سے جیسے سن ہو کر رہ گیا۔ وہ بولا۔

"جی گروجی......؟ میں کچھ سمجھا نہیں؟"

"دراصل وہ بچہ نہیں ہے...... بس یوں سمجھ لو کہ شیطانی دنیا کا ایک مرکز ہے۔" گروجی بولے۔

"شیطانی دنیا کا مرکز؟" راجو نے کہا۔ "کیا وہ شیطان ہے؟"

"نہیں نہیں۔" گروجی نے ہاتھ ہلایا۔ "وہ خود شیطان نہیں بلکہ اسے شیطانی کاموں کا مرکز بنا لیا گیا ہے۔ وہ تو ایک معصوم بچہ ہے۔ بس اسے استعمال کیا جا رہا ہے۔"

"یہ باتیں میری سمجھ سے تو باہر ہیں گروجی۔" راجو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم ان باتوں کو چھوڑ دو اور پریشان مت ہو تمہارے خلاف بہت کچھ ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا لیکن جب تک تم ہمارے ساتھ ہو تمہارا کوئی کچھ بگاڑ نہیں سکتا ہے۔" گروجی بولے۔ "تم بے فکر ہو کر ناشتا کرو' باقی کام ہم پر چھوڑ دو' ہم تمہارے دشمنوں کو خاک میں ملا دیں گے۔" وہ اٹھ کھڑے ہوئے' ان کے ساتھ ہی اسجے اور راجو بھی کھڑے ہو گئے تھے گروجی نے اسجے سے کہا۔ "تم راجو کو ناشتہ کرواؤ۔"

"جی بہتر۔" اسجے بولا اور گروجی کمرے سے باہر چلے گئے۔

"گروجی کی باتوں سے میں تو حیران اور پریشان ہو کر رہ گیا ہوں۔" راجو نے حیرت سے کہا۔ "میرے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ سچا خواب ہوگا۔"

"بس اب تم بالکل بے فکر ہو جاؤ' پریشان نہ ہو گروجی کے ہوتے ہوئے تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم بیٹھو میں ناشتا لے کر آتا ہوں۔"

اسجے نے کہا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ راجو ایک گہرا سانس لے کر بیٹھ گیا۔

ناشتا کے بعد راجو اور اسجے' گروجی کے پاس آ گئے' وہ اپنے کمرے میں بیٹھے تھے۔ انہوں نے ہاتھ جوڑتے ہوئے نمستے کہا۔ گروجی نے جواب دے کر انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ دونوں بیٹھ گئے تو گروجی نے راجو کی طرف دیکھ کر کہا۔ "تم آج کسی بھی طرح اس بچے کو اس کے گھر سے اٹھا کر لاؤ گے۔"

"جی؟" راجو حیرت زدہ اور الجھے ہوئے لہجے میں بولا۔

"شانت ہو جاؤ' شانت ہو جاؤ۔" گروجی نے ہاتھ ہلاتے ہوئے تسلی آمیز لہجے میں کہا۔ "اس بچے کو لانا ضروری ہے' حالات ایسے ہیں کہ اسے تم ہی لاؤ گے کوئی اور لائے گا تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔"

"اگر گنجائش ہو تو میں یہ ذمہ داری اٹھانے کے لیے راضی ہوں گروجی۔" اسجے بولا۔

"نہیں۔" گروجی نے نفی میں سر ہلایا۔ "ہم نے کہا نا کہ اگر کوئی اور اس بچے کو لائے گا تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ تخفی حساب کے مطابق راجو ہی اسے لائے گا۔"

اسجے نے راجو کی طرف دیکھا اور گہرا سانس لے کر بولا۔ "ٹھیک ہے راجو اب تم ہمت کر ہی لو۔"

راجو حیرت اور پریشانی کا شکار تھا' وہ گروجی سے بولا۔

"وہ بچہ کہاں ہے؟"

"یہیں اسی شہر میں۔" گروجی نے جواب دیا۔

"اس کے گھر میں کون کون ہے......؟ میرا مطلب ہے کہ کیا میرے لیے اسے لانا آسان رہے گا؟" راجو بولا۔

"اس کے گھر میں اس کی ماں ہے' باپ تو اس کا ملک سے باہر گیا ہوا ہے۔ ایک بوڑھا آدمی ہے' وہ اس بچے کا نانا ہے' بس یہی دو افراد ہیں وہاں' تمہیں زیادہ مشکل نہیں ہوگی۔" گروجی نے بتایا۔

"لیکن...... اس بچے کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا؟" راجو نے کہا۔

"نہیں بھئی نہیں...... بس تم اسے احتیاط سے لانا۔ یہاں آ کر تو وہ پوری طرح محفوظ ہو جائے گا' ہم نے کچھ عملیات کرنے ہیں' اس کے بعد اسے واپس اس کے گھر پہنچا دیا جائے گا۔" گروجی بولے۔

"گروجی......" راجو ذہنی الجھن کی وجہ سے اپنی بات نہ کہہ سکا۔

"کہو کہو بالک......! کیا کہنا چاہتے ہو؟" گروجی نے شفیق انداز میں کہا۔

"وہ...... میں یہ سوچ رہا تھا کہ اس کی ماں پر کیا گزرے گی؟" راجو نے دل کی بات کہہ دی۔

"بالک!" گروجی ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولے۔ "ایک تو تمہیں دوسروں کی بہت فکر رہتی ہے...... اس وقت تمہاری اپنی جان پر بنی ہوئی ہے اور تم دوسروں کی ہمدردی میں ڈوبے ہوتے جا رہے ہو۔" گروجی نے نہایت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ "تم اس وقت صرف اور صرف اپنی فکر کرو۔ ہم چاہیں تو اس بچے کو یہاں کسی اور طرح بھی لا سکتے ہیں لیکن ہم تمہیں بتا چکے ہیں کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور ویسے بھی ہم یہ سب تمہارے لیے کر رہے ہیں' اس بچے سے ہمیں کچھ لینا دینا نہیں ہے۔"

"گروجی ٹھیک کہہ رہے ہیں راجو!" اسجے نے کہا۔ پھر اس نے گروجی کی طرف دیکھا۔ "گروجی......! آپ فکر

نہ کریں۔ میں اسے سب سمجھادوں گا۔"

"ٹھیک ہے...... ہم جارہے ہیں، دوپہر میں تم لوگوں سے ملاقات ہوگی۔" گروجی نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ اپنی داڑھی میں ہاتھ پھیرتے اور ہاتھ میں موجود بڑے موتیوں کی مالا کے موتی گھماتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔

"راجو......! تمہیں کیا ہوگیا ہے یار......؟" اجے نے راجو سے کہا۔ "تم گروجی سے بحث بہت کرتے ہو...... یاد رکھو! اگر وہ ناراض ہوگئے ناں تو تمہاری چچی تمہیں موت کے منہ میں پہنچا کر ہی دم لے گی...... کیا تمہیں اپنی زندگی عزیز نہیں ہے؟"

"وہ تو ہے یار مگر میں دوسروں کے بارے میں بھی سوچ رہا ہوں، بتاؤ ناں اس ماں پر کیا گزرے گی جس کا بچہ چھین لیا جائے گا؟" راجو نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم گروجی کو ظالم سمجھ رہے ہو......؟ تمہارے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ گروجی کو کسی کا احساس نہیں ہے......؟ وہ شخص جو دنیا کے دکھ دور کرنے کے لیے خود کو تکلیفوں میں رکھتا ہے، راتوں کو سوتا نہیں ہے، وہ ظلم کرے گا کسی پر؟" اجے کا لہجہ کافی حد تک جذباتی ہوگیا تھا۔

"میرا یہ مطلب نہیں ہے اجے!" راجو بولا۔ "تم میری بات کا غلط مطلب لے رہے ہو۔"

"تمہاری بات کا اس کے سوا کوئی مطلب نہیں نکلتا ہے جو میں نے بتایا ہے۔" اجے بولا۔ اس کے لہجے میں ناراضگی تھی۔

"خفا نہ ہو یار!" راجو منانے والے انداز میں بولا۔ "میں...... میں نہیں چاہتا کہ کسی کو تکلیف ہو۔"

"گروجی بھی یہ چاہتے ہیں۔ اگر وہ اس بچے کو لانے کے لیے کہہ رہے ہیں تو ان کے ذہن میں بھی ساری باتیں ہوں گی۔ وہ بھی سمجھتے ہیں کہ اس کی ماں کو بہت تکلیف ہوگی لیکن اگر وہ پھر بھی اس بچے کو لانے کا کہہ رہے ہیں تو اس میں یقیناً سب ہی کا بھلا ہوگا، تمہاری

بھی، اس بچے کی بھی اور اس کی ماں کی بھی۔ یہ بات ذ[ہن]
میں رکھو کہ گروجی کسی کا برا نہیں سوچ سکتے۔ بات کو سمجھنے [کی]
کوشش کرو۔" اجے نے کہا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو۔" راجو نے سر ہلایا۔

"بس اب تم ان سے بحث مت کرنا۔" اجے بولا۔

"ٹھیک ہے۔" راجو نے کہا اور سر جھکا کر خیالوں م[یں] کھو گیا۔

☆

دوپہر میں گروجی واپس آگئے۔ اجے نے انہیں ا[پنی] اور راجو کی بات چیت کے بارے میں بتادیا۔

"میں اپنے رویے پر شما چاہتا ہوں گروجی!" راجو نے ا[ن] سے کہا۔ انہوں نے مسکرا کر راجو کا کاندھا تھپتھپایا اور بولے[۔]
"تمہیں معذرت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تم میر[ی] اولاد کی طرح ہو اور اولاد کو پتا سے معذرت کی ضرور[ت] نہیں ہوتی ہے۔"

"آپ بہت اچھے ہیں گروجی!" راجو نے پرجو[ش] انداز میں کہا۔

"تم مجھ سے بھی اچھے ہو میرے بچے۔" گروجی [نے] ایک بار پھر مسکرا کر اس کا کاندھا تھپتھپایا اور پھر اجے [کی] طرف دیکھ کر بولے۔ "تم جاؤ اور اس کے چچا کو بتادو[کہ] اب کچھ عرصہ تک راجو ہمارے پاس رہے گا۔"

"جی بہت بہتر گروجی!" اجے بولا۔ "اور کوئی حکم؟"

"نہیں بس...... تم جاؤ اور اسے بتا کر آجاؤ۔ اس و[قت] وہ اپنی دکان پر ہی ہوگا۔" وہ بولے۔

"جی اچھا گروجی!" اجے نے کہا اور تیز تیز قدم ا[ٹھاتا] ہوا چل دیا۔

گروجی نے راجو سے کہا۔ "بس اب تم آرام کرو[۔ ہم] نے ایک جاپ کرنا ہے، شام میں ہم تمہیں بتائیں گے [کہ] تمہیں کیا کرنا ہے۔"

"جی اچھا گروجی......!" راجو نے کہا۔

گروجی اجے کے کاندھے تک لٹکتے بالوں میں انگ[لیاں]

پھیرتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے اور راجو اپنے گدے پر بیٹھ گیا۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد راجو کے چچا' گروجی اور اجے کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئے تو راجو اٹھ کھڑا ہوا۔

''راجو! تم یہاں کیوں رہنا چاہتے ہو؟'' راجو کے چچا نے بغیر کچھ کہے سنے کہا ان کا مزاج برہم تھا۔

''وہ چچا...... دراصل...... کچھ...... مجبوری ہے۔'' راجو نے اٹک اٹک کر جواب دیا۔

''کیسی مجبوری؟'' چچا نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں تو اس نے نظریں جھکا کر جواب دیا۔

''وہ اصل میں......''

''ہم بتاتے ہیں شریمان جی کہ کیا معاملہ ہے۔'' راجو کو جھجکتے دیکھ کر گروجی نے اس کے چچا سے کہا تو چچا نے راجو پر سے نظریں ہٹا کر سوالیہ نگاہوں سے ان کی طرف دیکھا۔

''بیٹھ جاؤ' بیٹھ جاؤ...... ہم تمہیں سب بتا دیتے ہیں۔'' گروجی نے اشارہ کیا اور وہ سب بیٹھ گئے۔ گروجی نے اپنی بات بڑھائی۔ ''تمہیں اجے نے پوری بات نہیں بتائی......''

''بس گروجی میں ذرا جھجک رہا تھا اس لیے میں نے ان سے کہا کہ خود چل کر بات کر لیں۔'' اجے نے فوراً صفائی پیش کی۔

''ٹھیک کیا تم نے۔'' گروجی نے ہاتھ ہلا کر کہا اور راجو کے چچا سے مخاطب ہوئے۔ ''دیکھو شریمان جی......!'' انہوں نے راجو کی طرف اشارہ کیا۔ ''اس بچے کی جان کو خطرہ ہے۔''

''جان کو خطرہ ہے؟'' راجو کے چچا نے گروجی کو مزید کچھ کہنے کا موقع دیے بغیر کہا۔

''ہاں......'' گروجی نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''اور یہ خطرہ تمہاری پتنی کی طرف سے ہے۔''

''کیا مطلب؟'' راجو کے چچا جیسے چونک گئے۔

''دیکھو!'' گروجی بولے۔ ''اس شہر میں ایک کمینہ عامل رگوناتھ رہتا ہے' تمہاری پتنی نے راجو کے لیے اس سے جادو کروایا ہے جس کی وجہ سے اس کی طبیعت خراب رہتی ہے' اسے گھبراہٹ ہوتی ہے' اسے بخار ہو جاتا ہے...... دراصل اس کا لہو جل رہا ہوتا ہے۔''

راجو کے چچا نے بھویں سکیڑیں۔ گروجی نے بات بڑھائی۔

''دیکھو شریمان جی......! ہم جانتے ہیں کہ تم اپنے بھتیجے سے پیار کرتے ہو لیکن تمہاری پتنی کو اس سے کوئی لگاؤ نہیں ہے۔ وہ اسے راستے سے ہٹا دینا چاہتی ہے تاکہ تم اسے کوئی رقم وغیرہ نہ دے سکو اب تم یہ بتاؤ کہ تمہیں اپنے بھتیجے کا جیون پیارا ہے یا نہیں؟''

''وہ تو ہے گروجی!'' راجو کے چچا بولے۔ ''لیکن...... میں اپنی پتنی کو چھوڑوں گا نہیں' اس کی ہمت کیسے ہوئی ایسی حرکت کرنے کی......''

''شانت ہو جاؤ' شانت ہو جاؤ شریمان جی!'' گروجی ہاتھ ہلا کر بولے۔ ''اپنے گھر میں ہڑبونگ مچانے کی ضرورت نہیں ہے...... راجو کو ابھی کچھ دن ہمارے پاس رہنے دو' جب یہ ٹھیک ہو جائے گا تو پھر سوچیں گے کہ اسے کہاں رہنا ہے کیوں کہ تمہاری پتنی کے ساتھ آئندہ بھی اس کا رہنا ٹھیک نہ ہوگا۔ بہرحال ابھی جو اہم مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ راجو پر سے گندے اثرات ختم کیے جائیں اور اس کے لیے ضروری ہے کہ ابھی یہ ہمارے پاس رہے کیوں کہ اس کے علاج کے دوران رگوناتھ اسے جلد از جلد ختم کر دینے کی کوشش کرے گا اور اگر یہ تمہارے گھر میں رہا تو تمہاری پتنی اسے زہر بھی دے سکتی ہے۔''

راجو کے چچا ذرا دیر سوچنے کے بعد گروجی سے بولے۔ ''یہ کب تک ٹھیک ہو جائے گا؟''

''ایک ماہ تو لگ جائے گا۔'' گروجی نے جواب دیا۔

راجو کے چچا پھر ذرا سوچ کر بولے۔ ''لیکن...... یہ سب تو میری پتنی نے بہت برا کیا ہے...... مرتے وقت میں نے اپنے بھیا کو وچن دیا تھا کہ میں راجو کو کوئی تکلیف نہیں ہونے دوں گا۔''

''تم نے تو اپنا وچن نبھایا؟'' گروجی بولے۔ ''اب حالات ایسے ہو گئے ہیں تو کیا کیا جا سکتا ہے؟ بس اب تم اسے یہیں رہنے دو اور بالکل مطمئن رہو' اپنی پتنی سے کوئی لڑائی جھگڑا مت کرنا' راجو ذرا ٹھیک ہو جائے اور ہم رگوناتھ کا خاتمہ کر دیں' اس کے بعد میں تمہاری بیوی پر ایک ایسا منتر کر دوں گا جس کی وجہ سے وہ کبھی راجو کے خلاف سوچ بھی نہیں سکے گی' اس طرح تم راجو کو اپنے ساتھ بھی رکھ سکو گے۔''

''یہ مناسب رہے گا گروجی!'' راجو کے چچا مطمئن ہوتے ہوئے بولے۔ ''میں اسے اپنے ساتھ ہی رکھنا چاہتا ہوں۔''

''ایسا ہی ہوگا تم بے فکر رہو۔'' گروجی تسلی آمیز لہجے میں بولے۔

''راجو بیٹا......! فکر نہ کرنا' میں تم سے ملنے آتا رہوں گا۔'' راجو کے چچا نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ٹھیک ہے چچا' یہ بالکل مناسب رہے گا' اس طرح مجھے آپ سے دوری کا احساس بھی نہیں ہوگا۔'' راجو بولا۔

''میں خود بھی تم سے دور نہیں رہنا چاہتا بیٹا!'' وہ بولے۔ ''بس مجبوری ہے۔''

''آپ فکر نہ کریں چچا' یہ مجبوری جلد ہی ختم ہو جائے گی۔'' راجو نے چچا کو اداس دیکھ کر تسلی دی۔

''ہاں۔'' اس کے چچا ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر اثبات میں ہلا کر بولے۔ ''جلد ہی تم ہمارے ساتھ ہو گے۔''

''جی ہاں بالکل۔'' وہ بولا۔

''میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بتائیں گروجی؟'' راجو کے چچا نے گروجی سے کہا۔

''کوئی خدمت نہیں ہے۔'' گروجی بولے۔ ''بس اطمینان رکھو کوئی کام ہوا تو ہم تمہیں بتا دیں گے۔''

''ٹھیک ہے گروجی۔'' وہ بولے۔ ''کیا میں راجو کے لیے کھانے پینے کا بندوبست کروا دیا کروں؟''

''تمہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔'' گروجی نے کہا۔ ''یہ صرف شمشان نہیں ہے' ہمارا گھر بھی ہے' ہم یہاں آرام سے رہتے ہیں اور کھاتے پیتے بھی ہیں' ہماری ضرورت کی ہر چیز وقت پر پہنچ جاتی ہے...... ہمارے قبضے میں جو آتمائیں ہیں' وہ ایسے سارے کام کرتی رہتی ہیں۔ اجے اتنے عرصے سے ہمارے ساتھ رہ رہا ہے' اسے کبھی کوئی پریشانی نہیں ہوئی' کیوں اجے؟'' گروجی نے اجے کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

''جی بالکل گروجی۔'' اجے بولا۔ پھر اس نے راجو کے چچا کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''چچا! آپ راجو کی طرف سے بالکل بے فکر رہیں' اسے یہاں کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔''

''ہاں تم جب چاہو اس سے آ کر مل سکتے ہو۔'' گروجی نے راجو کے چچا سے کہا۔

''ٹھیک ہے گروجی!'' راجو کے چچا بولے۔

''ہمیں کچھ جاپ کرنے ہیں' تم چاہو تو راجو کے پاس بیٹھ سکتے ہو۔'' گروجی نے کہا۔

''میں اس کے پاس کچھ دیر رہنا چاہتا ہوں۔'' راجو کے چچا نے کہا۔

''ہاں ہاں بالکل رہو۔'' گروجی نے کہا اور کمرے سے باہر چلے گئے۔

راجو کے چچا کچھ دیر راجو کے پاس رہے اور اسے تسلیاں دیتے رہے پھر چلے گئے۔

☆

شام ڈھلنے کو تھی تو اجے نے کمرے میں لالٹین روشن کر دی۔ راجو اور اجے اس کمرے میں تھے۔ گروجی بھی وہاں آ گئے اور راجو سے بولے۔ ''بالک......! آج رات ہی تمہیں بچے کو لانا ہے۔''

راجو' گروجی کا ہر حکم ماننے کا تہیہ کر چکا تھا اسی لیے سعادت مندی سے بولا۔ ''جی ٹھیک ہے گروجی۔''

''اجے تمہارے ساتھ ہی جائے گا۔'' گروجی بولے۔ ''لیکن یہ تمہارے ساتھ اسی گھر میں نہیں جائے گا اس لیے کہ بچے کو تم نے ہی لانا ہے تب ہی ہمارا ہر جاپ کامیاب ہو سکے گا۔ یہ ذرا ماورائی حساب ہے' ہم تمہیں

بتائیں گے تو تب بھی تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گا۔"

"مجھے ایسی کوئی بات سمجھنے کی ضرورت بھی نہیں ہے' بس آپ حکم کریں کہ مجھے کیا کرنا ہے۔" راجو بولا۔

"بچے کی ماں اور اس کے نانا کو تم عام طریقے سے بے بس نہیں کر سکو گے' اس کے لیے ہم تمہیں ایک مالا دیں گے' وہ تمہارے گلے میں لٹکی رہے گی' بس یہ دھیان رکھنا کہ وہ کسی صورت نہ اترے' اگر بچے کی ماں یا نانا اسے اتارنے کی کوشش کریں تو مت اتارنے دینا۔" گروجی نے کہا۔

"جی بہتر ہے۔" راجو بولا۔

"ہاں ایک اور احتیاط کرنی ہے تمہیں۔" گروجی اپنا تال سمجھاتے ہوئے بولے۔

"وہ کیا گروجی؟" راجو جلدی سے بولا۔

"یہ کام رات بارہ بجے سے پہلے کرنا ہے' اگر بارہ بج گئے تو سمجھو کہ بڑی گڑبڑ ہو جائے گی' نہ صرف تمہاری بلکہ اسے اور ہماری جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے۔"

"ٹھیک ہے گروجی' میں بارہ بجے سے پہلے پہلے اس کام کو نمٹا لوں گا۔"

"تم لوگوں کو دس بجے یہاں سے نکل جانا ہے' اسے جو کہ میں اس بچے کے گھر بتا چکا ہوں' یہ تمہیں وہاں تک لے جائے گا۔" گروجی نے کہا۔

"جی بہت اچھا۔" راجو بولا۔

☆

رات دس بجے کے قریب راجو اور اسے شمشان گھاٹ سے نکل کر چل پڑے۔

ایک بس کے ذریعے وہ اس علاقے میں پہنچ گئے جہاں سے راجو نے بچہ اٹھایا تھا۔

"دیکھو...... ! ہم جس گلی سے گزر رہے ہیں' اس کے دائیں جانب کا آخری مکان وہی ہے جہاں سے تم کو بچہ لانا ہے۔"

اسے نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے دبی دبی آواز میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔" راجو بھی اس کے انداز میں بولا۔ حالاں کہ گلی میں کوئی نہیں تھا لیکن وہ دونوں احتیاط کر رہے تھے۔

"یہ مکان ہے جس پر وہ ٹھک رہا ہے۔" اسے نے بچے کو مکان کے قریب سے گزرتے ہوئے اس کی جانب استادہ کیے بغیر دبی دبی آواز میں راجو سے کہا۔

"ہوں...... ٹھیک ہے۔" راجو بھی آہستہ سے بولا۔

وہ دونوں گلی سے باہر آ گئے۔ یہ ایک مضافاتی اور کم ترقی یافتہ علاقہ تھا۔ گلی گلیوں میں اندھیرا تھا۔

ایک چھوٹے سے ہوٹل کے باہر درخت کے نیچے موجود کرسیوں پر بیٹھنے کے بعد اسے نے اپنی کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھنے کے بعد راجو سے کہا۔ "ساڑھے دس بج رہے ہیں' اس وقت کچھ لوگ اسی گلی میں آ جا بھی رہے ہیں' شاید گیارہ بجے تک سناٹا ہو جائے' تم گیارہ بجے اس گھر میں چلے جانا' اگر سناٹا نہ بھی ہوا تب بھی تم موقع دیکھ کر اندر کود جانا۔"

"ٹھیک ہے۔" راجو بولا۔

"میں وہیں آس پاس ہی......" بیرے کو اپنی جانب آتے دیکھ کر اسے خاموش ہو گیا۔

"جی بابو جی؟" بیرے نے ان کے پاس پہنچ کر کہا۔

"دو چائے لے آؤ۔" اسے اس سے بولا۔

"جی اچھا۔" کہہ کر بیرا واپس جانے لگا' جب وہ کافی دور چلا گیا تو اسے نے راجو سے کہا۔

"ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ جب تم اس مکان میں جاؤ گے تو میں آس پاس ہی موجود رہوں گا تا کہ جب تم واپس آؤ تو میں تمہیں فوراً لے جاؤں اور ہاں...... یاد رکھنا کہ اندر کا سارا معاملہ تم نے خود ہی سنبھالنا ہے' میں گھر کے اندر آ کر تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکوں گا' گروجی نے مجھ سے کہا تھا کہ میں کسی صورت گھر کے اندر نہ جاؤں کیوں کہ وہاں میری جان کو خطرہ ہو گا۔"

"ٹھیک ہے تو بے فکر رہو' میں اندر کا معاملہ خود ہی سنبھال لوں گا۔" راجو بولا۔

چائے پینے کے بعد اسے بار بار اپنی کلائی پر بندھی گھڑی کی طرف دیکھنے لگا اور پھر راجو سے بولا۔ "چلو گیارہ بجنے والے ہیں۔"

وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ اسے نے شکستہ سے کاؤنٹر پر موجود بوڑھے آدمی کو چائے کے پیسے ادا کیے اور وہ دونوں چل پڑے۔

بچے والی گلی میں آنے کے بعد اسے نے راجو سے دبی دبی آواز میں کہا۔ "اب تو یہاں سناٹا ہے' بس رام کا نام لو اور گھر میں کود جاؤ۔"

"ٹھیک ہے۔" راجو آہستہ سے بولا۔

"اور دیکھو...... ! اپنے حواس بالکل قابو میں رکھنا' کچھ بھی ہو جائے گھبرانا نہیں' گروجی تمہیں سمجھا ہی چکے ہیں کہ وہاں کوئی ماورائی واقعہ ہو جائے تو گھبرانا نہیں' کچھ بھی ہو جائے لیکن جب تک مالا تمہارے گلے میں رہے گی کوئی تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکے گا۔" اسے نے کہا۔

"تم بے فکر رہو' تم جانتے ہو کہ میں بزدل نہیں ہوں۔" راجو بولا۔

"ہاں میں جانتا ہوں۔" اسے نے کہا۔ "لیکن عام معاملات سے نہ گھبرانا البتہ یہ ماورائی معاملات ہیں' یہاں وہ کچھ ہو سکتا ہے جس کا عام انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔"

"تم بے فکر رہو' میں سب کچھ بھگتنے کو تیار ہوں' میں کسی بھی صورت میں نہیں گھبراؤں گا۔"

"بس تو ٹھیک ہے' اب تم جاؤ' اس گھر کے آس پاس اندھیرا ہے' تمہیں اندر جاتے ہوئے کوئی دیکھ بھی نہیں سکے گا۔ جاؤ بھگوان تمہاری رکھشا کرے گا۔" اسے نے راجو کا کاندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے' بس جاتا ہوں۔" راجو نے کہا اور مطلوبہ مکان کی جانب قدم بڑھا دیے۔

مکان کے دروازے پر پہنچ کر اس نے پردہ اٹھایا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ شاید دروازہ کھلا ہو جبکہ گروجی اسے بتا چکے تھے کہ دروازہ نو بجے کے قریب بند کر لیا جاتا ہے اور مکین سو جاتے ہیں۔

دروازہ بند تھا' راجو نے اس پر ہلکا سا زور دیا۔ اسے تسلی ہو گئی کہ اندر سے دروازے کی چٹخنی لگائی جا چکی ہے وہ پردہ چھوڑ کر پلٹا اور دیوار کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا اس کا جائزہ لینے لگا اور پھر ایک جگہ وہ رک گیا۔ یہاں زمین پر کچھ پتھر پڑے تھے' اس نے سوچا کہ ان پتھروں پر پیر رکھ کر دیوار کے اوپری حصہ کو پکڑنے میں آسانی رہے گی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا گلی میں کوئی نہیں تھا' اسے بھی اسے نظر نہیں آیا' وہ سمجھ گیا کہ اسے نے خود کو کہیں پوشیدہ کر لیا ہے۔

راجو نے پتھر پر پیر جمائے اور اچک کر دیوار کے بالائی حصے پر ہاتھ جما دیئے' پھر اس نے زور لگا کر اپنے جسم کو اوپر کھینچنا شروع کیا اور ذرا ہی دیر بعد اس نے گھر کے اندر جھانکا' برآمدے میں ایک جلتی ہوئی لالٹین لٹک رہی تھی' صحن میں ایک مختصر کہ چارپائی پڑی تھی اور گھریلو ضرورت کی کچھ اشیاء ادھر ادھر نظر آ رہی تھیں۔

راجو دیوار پر چڑھنے کے بعد احتیاط کے ساتھ گھر کے اندر اتر گیا۔ ابھی وہ گھر کا جائزہ ہی لے رہا تھا کہ اس کی نظر اس چارپائی پر پڑی جسے وہ پہلے بھی دیکھ چکا تھا ہر طرح کے حالات کے لیے خود کو تیار کر لینے کے باوجود اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی کیوں کہ اب اس چارپائی پر ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی جس کا چہرہ نہایت بھیانک تھا' اس کی آنکھیں انگاروں کی طرح سرخ ہو رہی تھیں اور اس کے بال خود رو جھاڑیوں کی طرح بکھرے ہوئے تھے۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ سب سے پہلے یہ مجھے ڈرانے آئی ہے۔" راجو نے دل ہی دل میں خود سے کہا اس نے عورت پر سے نظریں ہٹا کر برآمدے کی طرف دیکھا' وہاں دو کمرے تھے جن کے دروازے کھلے ہوئے تھے اور ایک کمرے میں ہلکی روشنی ہو رہی تھی' راجو نے اندازہ لگایا کہ وہاں بھی کوئی لالٹین جل رہی ہے۔ اس کا یہ خیال بھی تھا کہ مکین اسی کمرے میں موجود ہیں۔

وہ خوفناک عورت سے دور رہتے ہوئے برآمدے کی جانب چل پڑا۔

ابھی وہ برآمدے سے دور ہی تھا کہ وہ عورت کسی درندہ کی طرح غرانے لگی۔ راجو قدم بڑھاتا رہا اور پھر وہ عورت ذرا زور سے غرا کر اٹھ کھڑی ہوئی' راجو کے قدم خود بخود رک گئے لیکن پھر اسے احساس ہوا کہ اسے رکنا نہیں ہے' اس نے ایک بار پھر قدم اٹھا دیے۔

عورت غراتی ہوئی اس کی جانب آنے لگی۔ راجو نے تیزی سے برآمدے کی طرف قدم بڑھائے لیکن اس سے زیادہ تیزی سے وہ عورت اس کی جانب بڑھی اور اس کا راستہ روک لیا جس کی وجہ سے راجو کو رکنا پڑا۔

عورت نے اپنے استخوانی ہاتھ اس کی جانب یوں بڑھا دیے جیسے اسے دبوچنا چاہتی ہو۔

راجو پر ذرا سی گھبراہٹ تو طاری ہوئی تھی جس سے اس نے چھٹکارا حاصل کر لیا۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ کس طرح اس عورت سے جان چھڑائے' پھر اس نے سوچا کہ جب وہ اس کا کچھ بگاڑ ہی نہیں سکتی تو اس سے ڈرنا فضول ہے۔ اس نے برآمدے کی طرف قدم بڑھایا تو عورت مزید اس کے قریب آ گئی' اور اس نے تیزی سے اپنے ہاتھ راجو کی گردن کی جانب بڑھائے لیکن راجو نے اس کے ہاتھوں کو جھٹکنا چاہا اور تب اسے احساس ہوا کہ اس عورت کا کوئی مادی وجود نہیں ہے' وہ صرف ہوا کی طرح ہے۔

راجو اس سے الجھتا ہوا برآمدے میں پہنچ گیا۔ اس دوران اس عورت نے اتنی بلند آواز میں چیخنا شروع کر دیا تھا کہ راجو کو اپنے کان کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے اور جب اس عورت کی آواز مزید بلند ہو گئی تو بے اختیار راجو کے ہاتھ اس کے کانوں پر چلے گئے لیکن وہ رکا نہیں اور کمرے کے دروازے پر پہنچ گیا۔ اس نے اندر نظر ڈالی۔ وہاں دو چارپائیاں موجود تھیں۔ ایک پر ایک بوڑھا آدمی سو رہا تھا جبکہ دوسری پر ایک عورت بے خبر سو رہی تھی جو یقیناً بچے کی ماں ہی تھی اور بوڑھا آدمی بچے کا نانا تھا اور اس کے قریب ہی ایک بچہ سو رہا تھا' اس کا چہرہ واضح طور پر راجو کو نظر آ رہا تھا اور راجو کو یاد آ گیا تھا کہ اس نے خواب میں اس بچے کو دیکھا تھا۔

راجو کے پاس زیادہ سوچنے سمجھنے کا وقت نہیں تھا' وہ تیزی سے کمرے کے اندر داخل ہو گیا اور بچے کی چارپائی کی جانب بڑھا' اس نے بچے کو اٹھانا چاہا تو بچے نے فوراً آنکھیں کھول کر اس بری طرح راجو کو گھورا کہ ایک لمحے کے لیے تو راجو پریشان ہو کر ٹھٹک گیا لیکن پھر اس نے بچے کی طرف ہاتھ بڑھا دیے۔ اس وقت بچہ بہت زور سے رویا اور اس کے ساتھ لیٹی عورت جو یقیناً اس کی ماں تھی جاگ گئی' اس نے راجو کو اپنے قریب دیکھا تو گھبرا گئی اور اٹھتے ہوئے اس سے بولی۔ "کون ہو تم؟"

راجو کے ہاتھ رک چکے تھے اور وہ بچے کی ماں کی طرف متوجہ ہو گیا۔ "میں اس بچے کو لے جانے کے لیے آیا ہوں۔"

بچے کی ماں نے بچے اور راجو کے درمیان آتے ہوئے کہا۔ "تم ......؟ کیوں میرے بچے کو لے جانا چاہتے ہو...... کون ہو تم؟"

"دیکھو......! میں جو کوئی بھی ہوں' میں اس بچے کو لے جانا چاہتا ہوں۔" راجو اس سے بولا۔ اسی وقت اس کے کاندھے پر کسی نے ہاتھ رکھ دیا اور ایک مردانہ باغی آواز اس کے کانوں میں آئی۔

"تم اس بچے کو نہیں لے جا سکتے۔"

راجو نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ دوسری چارپائی پر سویا ہوا بچے کا نانا نہ جانے کب اٹھ کر اس کے پاس آ چکا تھا۔

"دیکھو بڑے میاں!" راجو سخت لہجے میں اس سے بولا۔ "اس سے پہلے کہ میں تمہاری ہڈی پسلی ایک کر دوں' تم مجھ سے دور ہو جاؤ۔"

"تم کچھ بھی کر لو' تم بچے کو نہیں لے جا سکتے۔" بوڑھا اٹل لہجے میں بولا۔

راجو نے سوچا کہ اگر ان دونوں نے شور مچا کر پڑوسیوں کو اپنی مدد کے لیے بلا لیا تو اس کے لیے پریشانی ہو جائے گی اس لیے اس نے ان دونوں کو باندھنے کا فیصلہ کیا۔

اس نے بوڑھے کو اپنی جانب کھینچا اور اس کی گردن کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے اس کا منہ بند کر دیا اور پھر اس نے آناً فاناً عورت کے منہ پر بھی ہاتھ رکھ دیا اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ اگر وہ اسی وقت ان دونوں کو باندھ کر ان کے منہ میں کپڑا ٹھونس دیتا جب وہ سو رہے تھے تو یہ صورتِ حال نہ ہوتی۔

تھوڑی دیر کی کوشش کے بعد اس نے ان دونوں کو بستر کی چادروں سے نہ صرف باندھ دیا بلکہ ان کے منہ میں بھی کپڑا ٹھونس دیا' پھر اس نے بچے کو اٹھایا اور کمرے سے باہر آنے لگا' اسی وقت دروازے پر پھر وہی خوفناک عورت نمودار ہو گئی جس سے پہلے بھی راجو کی مڈبھیڑ ہو چکی تھی لیکن راجو جانتا تھا کہ وہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی' اس کا خیال تھا کہ وہ عورت اسے یقیناً دہشت زدہ کرنا چاہتی جس میں وہ کامیاب نہیں ہو سکی تھی۔

راجو بچے کو لے کر کمرے سے باہر نکلتا چلا آیا۔ خوفناک عورت نے اس کی جانب یوں اپنے استخوانی ہاتھ پھیلائے جیسے اس کا گلا دبوچنا چاہتی ہو' ساتھ ہی اس نے بری طرح چیخنا بھی شروع کر دیا تھا لیکن راجو اس کے پاس سے گزرتا چلا گیا' وہ اسے چھو نہیں سکی بلکہ اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔

اب پھر اس کی چیخیں اتنی زیادہ بلند تھیں کہ راجو کو اپنے کان کے پردے پھٹتے محسوس ہوئے لیکن اب اس کے دونوں ہاتھ مصروف تھے اور وہ انہیں کانوں پر نہیں رکھ سکتا تھا اس لیے سوائے برداشت کرنے کے اس کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا۔

وہ دروازے کے پاس آ گیا۔ ایک ہاتھ سے اس نے بچے کو سنبھالا اور دوسرے ہاتھ سے دروازے کی چٹخنی گرا کر اسے کھولا اور گھر سے باہر آ کر تیز تیز قدموں سے چلنے لگا۔ خوفناک عورت اب غائب ہو چکی تھی۔

ابھی وہ گلی کے موڑ پر پہنچا ہی تھا کہ ایک جانب اندھیرے میں سے اجے نکل کر اس کے سامنے آ گیا اور آہستہ سے بولا۔ "واہ بھئی' تم نے تو کمال کر دیا' زیادہ مشکل تو نہیں ہوئی تمہیں؟"

"نہیں کوئی خاص نہیں' بس ایک خوفناک شکل کی عورت نے ذرا مجھے تنگ کیا تھا لیکن وہ میرا کچھ بگاڑ نہیں سکی۔" راجو نے بھی اس کی طرف آہستہ آواز میں جواب دیا۔

"لاؤ بچے کو مجھے دے دو۔" اجے نے کہتے ہوئے بچے کو راجو کی گود سے لے لیا۔

☆

تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد ایک ٹیکسی کے ذریعے راجو اور اجے گرو جی کے پاس پہنچ گئے۔

"بہت خوب' بہت خوب۔" گرو جی نے انہیں دیکھ کر خوش ہوتے ہوئے کہا۔ وہ اپنے کمرے میں انگیٹھی سلگائے بیٹھے تھے اور لوبان کا دھواں کمرے میں پھیلا ہوا تھا۔

راجو اور اجے ان کے سامنے بیٹھ گئے راجو نے بچے کو بھی وہیں زمین پر لٹا دیا۔

"اسے کسی گدے وغیرہ پر لٹا دو۔" راجو نے بچے کے متعلق اجے سے کہا۔

"نہیں' اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" اجے نے سفاک لہجے میں کہا۔

"کیوں؟" راجو اس کے رویے پر حیرت زدہ ہوتے ہوئے بولا۔ "یہ ایک معصوم بچہ ہے۔"

"یہ بچہ نہیں ہے' شیطان ہے۔" اجے کی بجائے گرو جی نے کہا تو راجو نے ان کی طرف دیکھا اور بولا۔

"لیکن گرو جی آپ تو کہہ رہے تھے کہ اس پر شیطانی عمل ہوئے ہیں' اس طرح یہ خود تو معصوم ہی ہوا ناں؟"

"ہم نے اس کے بارے میں جو کچھ کہا تھا' اس میں بہت کچھ غلط بھی تھا' اس لیے کہ ہم چاہتے تھے تم بچے کو ایک معصوم بچہ ہی سمجھو اور اس کی اصلیت جان کر کہیں اس سے خوف زدہ نہ ہو جاؤ اور اسے لاتے ہوئے تم کسی الجھن کا شکار نہ ہو جاؤ۔" گرو جی نے کہا اور اپنے قریب

ہی رکھے ٹین کے ڈبے میں سے لوبان نکال کر کوئلوں پر ڈال دیا جس سے دھواں اٹھا اور ادھر ادھر فضا میں پھیلنے لگا۔ گروجی نے بچے پر ایک نظر ڈالی اور ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ راجو کی طرف دیکھ کر بولا۔ ”دراصل یہ بچہ نہیں ہے یہ بچے کی صورت میں پیدا ہو گیا ہے اور حقیقتاً یہ ایک شیطان ہے۔ تمہیں اس کی تفصیل بتا دیتے ہیں تاکہ تم مطمئن ہو جاؤ۔ ایک جادوگر ہے اس کا نام رندھیر ہے وہ جادو کے زور سے بہت کچھ کرتا رہتا ہے آج سے ایک سال پہلے اس کا وہ جسم ختم ہونے لگا جسے وہ استعمال کرتا آ رہا تھا اس جسم میں طاقت نہیں رہی تھی اس لیے رندھیر کو کسی اور جسم کی ضرورت تھی اس نے اپنے مقصد کے لیے اس بچے کو استعمال کیا یہ اس وقت اپنی ماں کی کوکھ میں پرورش پا رہا تھا رندھیر نے اس کی آتما کو اپنے قبضے میں کر لیا یوں اس بچے کا دیہانت ہو گیا بس اس کی لاش رہ گئی ہے اور رندھیر کی آتما نے اپنے بوڑھے اور لاغر شریر کو چھوڑ دیا اور اس بچے کے شریر میں داخل ہو گئی یعنی اب یہ معصوم بچہ نہیں ہے بلکہ رندھیر ہے اور رندھیر ایک شیطان صفت عامل ہے اس لیے اس بچے کے ساتھ کوئی بھی رعایت کرنا رندھیر کے ساتھ رعایت کرنے کے مترادف ہے۔“

”گروجی! یہ تو میرے لیے حیرت ناک باتیں ہیں۔“ راجو نے ان سے کہا۔ وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولے۔

”ابھی تمہیں اور بہت سی حیرت ناک باتیں معلوم ہوں گی بس تم دیکھتے جاؤ۔“

”اب اس بچے کا کیا کریں گے آپ؟“ وہ بولا۔

”پرسوں اماوس کی رات ہے اس رات ہم اسے ختم کر دیں گے یوں اس کا چیلا رگھو ناتھ بھی ہمارے ہاتھوں مارا جائے گا کیوں کہ یہ رندھیر ہی اسے شکتی دیتا ہے یہ نہیں رہے گا تو وہ بے دست و پا ہو جائے گا اور ہم اسے بھی مار ڈالیں گے یوں تم بھی مصیبت سے آزاد ہو جاؤ گے۔“

گروجی نے جواب دیا۔

راجو سوچ میں پڑ گیا۔

”کیا سوچنے لگا بالک؟“ گروجی اس سے بولے۔

راجو ان کی طرف دیکھ کر بولا۔ ”میں اس معصوم بچے کے بارے میں سوچ رہا ہوں کہ یہ بے چارہ اس رندھیر کے مفادات کی بھینٹ چڑھ گیا۔“

”ہاں۔“ گروجی اثبات میں سر ہلا کر تاسف سے بولے۔ ”یہ صرف ایک واقعہ نہیں ہوا ہے ہماری دنیا میں اس طرح کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔“ قدرے توقف کے بعد انہوں نے کہا۔

”بس اب تم لوگ سو جاؤ اب یہ بچہ ہمارے ساتھ رہے گا۔“

”گروجی! آپ نے کہا تھا کہ اس بچے کے خاتمے کے بعد آپ رگھو ناتھ کو بھی ختم کر دیں گے کیا اس کے بعد میں اپنے گھر جا سکوں گا؟“ راجو نے پوچھا۔

”رگھو ناتھ فوراً ختم نہیں ہوگا وہ یقیناً ہم سے مقابلہ کرے گا اور جب ہم اسے شکست دے دیں گے تب ہی اس سے جان چھوٹ سکے گی اور اس کے بارے میں کچھ کہا نہیں جا سکتا کہ اسے شکست دینے میں کتنا عرصہ لگے گا۔ لیکن ایک ماہ سے زیادہ عرصہ نہیں لگے گا تم بے فکر رہو زیادہ سے زیادہ تم ایک ماہ بعد مصیبتوں سے آزاد ہو جاؤ گے اور اس سے پہلے بھی ہو سکتے ہو۔“ گروجی بولے۔

”ٹھیک ہے گروجی.....! ایک بات اور کہنی ہے گروجی!“ راجو نے کہا۔

”وہ کیا؟“ گروجی نے اس کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

”کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ یہ بچہ کسی طرح بچ جائے؟“ راجو نے دل کی بات کہہ دی۔

گروجی دھیرے سے مسکرائے اور بولے۔ ”بالک! تمہارے سینے میں ایک بہت ہی نرم اور حساس دل دھڑکتا ہے تمہیں بھی اس بچے سے پوری پوری ہمدردی ہے لیکن

اب اس میں کچھ نہیں بچا' اگر ہم اس کے شریر سے رندھیر کی آتما کو نکال دیں تو ایک سڑی ہوئی لاش کے سوا کچھ نہیں ملے گا' اس بچے کا شریر سڑ چکا ہے اور پھر اس کی آتما کو نہ جانے رندھیر نے کہاں استعمال کیا ہوگا' یہ الگ معاملات ہیں کہ عامل کسی کے شریر کو کہیں استعمال کرتے ہیں اور آتما کو کہیں' ویسے ہم ضرور اس بچے کی آتما کو آزاد کرانے کی کوشش کریں گے لیکن اس کے اس شریر کے لیے ہم کچھ نہیں کر سکتے۔" گروجی کے لبوں پر جو مسکراہٹ تھی وہ بات کرتے کرتے غائب ہو چکی تھی اور اب وہ بالکل سنجیدہ تھا۔

"ٹھیک ہے گروجی' آپ ہی ان معاملات کو بہتر سمجھتے ہیں۔" راجو نے ایک گہرا سانس لے کر کہا۔

"آؤ' اب ہم اپنے کمرے میں چلتے ہیں۔" اجے نے راجو سے کہا اور وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے' پر گروجی کے چرن چھوتے ہوئے کمرے سے باہر نکل آئے۔

"ذرا دیر بعد وہ اپنے کمرے میں آ گئے۔

اجے جلد ہی سو گیا لیکن راجو کا ذہن الجھن کا شکار تھا۔ معصوم بچے کی شکل بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے آ رہی تھی اور جو کچھ اس کے ساتھ ہوا تھا راجو کو اس پر افسوس اور دکھ ہو رہا تھا۔

کافی دیر سوچ بچار کے بعد راجو سو گیا۔

رات کا نہ جانے کون سا پہر تھا جب راجو کی آنکھ کھل گئی' اس نے دیکھا کہ اجے کمرے میں موجود نہیں ہے۔ وہ سمجھا کہ شاید کسی حاجت کی وجہ سے وہ باہر گیا ہوگا لیکن جب کافی دیر تک وہ نہ آیا تو راجو کو تشویش ہوئی وہ اٹھ کر کمرے سے باہر آ گیا۔ اس کے کانوں میں باتیں کرنے کی ہلکی ہلکی آوازیں آنے لگیں' اس نے اندازہ لگا لیا کہ وہ آوازیں گروجی کے کمرے کی طرف سے آ رہی ہیں۔ وہ سمجھ گیا کہ اجے انہی کے پاس ہے۔ اسے تجسس ہوا کہ آخر وہ لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں؟ ویسے بھی ان کے رویے سے راجو کے دل میں کئی شکوک و شبہات جنم لیتے رہے تھے جسے اس نے دبا دیا تھا' ساتھ ہی گروجی کے بدلتے ہوئے بیانات بھی اسے الجھن میں ڈالے ہوئے تھے۔ انہوں نے بچے کے بارے میں کئی متضاد باتیں کی تھیں۔

راجو دبے پاؤں گروجی کے کمرے کے قریب پہنچ گیا اور اس کے کانوں میں اجے کی آواز آئی۔ "ٹھیک ہے' اس کے بعد تو ہمیں یہاں سے جانا ہی ہے' اس مصیبت کو بھی دفن کر دیں گے کیونکہ اسے زندہ چھوڑنا بھی مناسب نہیں ہے۔"

"ہاں...... ویسے تو ہم نے اس کا ذہن کافی حد تک اپنے قابو میں کیا ہوا ہے اور وہ اپنی مرضی سے یہاں سے جا تو نہیں سکتا لیکن بہرحال ہم ہر وقت اس کے ذہن کو قابو میں نہیں رکھ سکتے' اس طرح وہ کچھ کر نہیں سکتا' بس تم اسے بہلاتا پھسلاتا ہے' ہمارا کام پورا ہو جائے تو ہم اسے مار کر یہاں سے چلے جائیں گے۔" گروجی بولے۔

"آپ بے فکر رہیں' وہ پوری طرح میرے قابو میں ہے۔" اجے نے کہا۔

"ٹھیک ہے' اب تم اپنا جاپ کرو' ہم کچھ آرام کرنا چاہتے ہیں۔" گروجی بولے۔

"جی بہتر۔" اجے نے کہا اور پھر ان کی بات چیت ختم ہو گئی۔

راجو نے ذرا انتظار کیا کہ شاید وہ لوگ مزید کوئی بات کریں لیکن جب کوئی آواز نہ آئی تو وہ واپس اپنے کمرے میں آ گیا' ویسے بھی وہ وہاں کھڑا رہنا نہیں چاہتا تھا' اسے خطرہ تھا کہ اگر گروجی یا اجے کمرے سے نکل آئے تو اسے دیکھ لیں گے۔

بستر پر لیٹنے کے بعد وہ اجے اور گروجی کی باتوں پر غور کرنے لگا۔ ان کی باتوں کی وجہ سے اب تک اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ اسے یقین ہو رہا تھا کہ انہوں نے جو بات چیت کی ہے وہ اس کے متعلق تھی لیکن چونکہ اس کا نام نہیں لیا گیا تھا اس لیے یہ ممکن تھا کہ وہ بات چیت اس کے بارے میں نہ ہو' پھر راجو ڈرا ہوا تھا کہ اگر وہ لوگ اسی کے بارے میں بات کر رہے تھے تو آئندہ اس کے لیے خطرناک حالات آنے والے تھے۔

"کیا میں یہاں سے فرار ہو جاؤں؟" راجو نے سوچا۔ "لیکن یہاں سے فرار آسان بھی نہیں ہوگا۔ گروجی ایک بڑے عامل ہیں' وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔" اس نے خود ہی اپنے سوال کا جواب دیا۔

وہ الجھ کر رہ گیا۔ کافی سوچ بچار کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ اب اسے ہمت اور عقل سے کام لینا ہے۔ اگر گروجی اور اجے واقعی اس کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے تو اس کی جان کو شدید خطرہ تھا' ایسی صورت میں یہ بات ثابت ہوتی تھی کہ وہ دونوں اسے اپنے کسی مقصد کے لیے استعمال کر رہے تھے لیکن وہ یہ نہیں جان سکتا تھا کہ ان کا مقصد کیا ہے۔

راجو جیسے جیسے سوچتا جا رہا تھا۔ اسے ایک جانب تو خوف اپنے شکنجے میں لے رہا تھا اور دوسری جانب اس میں یہ حوصلہ بھی پیدا ہو رہا تھا کہ اسے اب اپنی زندگی بچانے کی جدوجہد کرنی ہے۔ اجے اور گروجی جنہیں وہ اب تک اپنا دوست اور خیر خواہ سمجھتا آ رہا تھا' اس کے بڑے دشمنوں کے روپ میں سامنے آ گئے تھے اور المیہ یہ تھا کہ وہ ان کے ہاتھوں میں پھنسا ہوا بھی تھا۔

وہ یہاں سے فرار کے راستے سوچتا رہا' پھر اچانک اسے شدید نیند آنے لگی' وہ سونا نہیں چاہتا تھا' وہ تو یہاں سے فرار ہونے کا کوئی منصوبہ بنانا چاہتا تھا لیکن وہ پریشان تھا کہ اسے اس قدر شدید نیند کیوں آنے لگی ہے۔

وہ اٹھ کر ٹہلنے لگا کہ شاید اس طرح اس کی نیند غائب ہو جائے لیکن نیند کا غلبہ بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا اور پھر اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ خود کو سنبھال نہیں پائے گا' وہ بستر پر بیٹھ گیا لیکن نیند کے شدید حملے نے اسے گرنے پر مجبور کر دیا۔ بے خود ہونے سے پہلے اسے یہ خیال آیا کہ یقیناً گروجی کسی عمل کے ذریعے اسے سونے پر مجبور کر رہا ہے تاکہ اسے قابو کر سکے۔

"تم اپنے دوست اجے اور گروجی کے ہاتھوں میں پھنس چکے ہو' وہ اس بچے کا دل نکالنا چاہتے ہیں جوان کے لیے بہت اہم ہے...... تم یہاں سے نکلنے کے لیے ایک منتر یاد کر لو۔" ایک خوب صورت نوجوان لڑکی نے راجو کے خواب میں آ کر اس سے کہا اور اس کے سامنے منتر کے الفاظ ادا کیے۔ یہ منتر زیادہ مشکل اور طویل نہیں تھا' صرف چند الفاظ پر مشتمل تھا جسے راجو نے جلد ہی یاد کر لیا۔

"کیا تم مجھے منتر سنا سکتے ہو؟" لڑکی نے راجو سے پوچھا۔

"ہاں۔" راجو نے جواب دیا۔

"سناؤ؟"

راجو نے اسے منتر سنا دیا۔

"ٹھیک ہے' جیسا میں نے تمہیں سمجھایا ہے ویسا ہی کرنا' تمہارے پاس وقت کم ہے۔" لڑکی نے کہا اور اس وقت راجو کی آنکھ کھل گئی۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ ابھی نظر آنے والے خواب نے اسے مزید پریشان کر دیا تھا۔ وہ سوچنے لگا کہ وہ لڑکی کون تھی' وہ اس کی خیر خواہی کیوں کر رہی تھی اور وہ بچے کو کیوں بچانا چاہتی تھی؟ ان سوالوں کا جواب راجو کے پاس نہیں تھا۔ اجے اب بھی کمرے میں نہیں آیا تھا۔

اس نے دل ہی دل میں وہ منتر پڑھا جو اس لڑکی نے اسے بتایا تھا۔

اس نے سوچا کہ کیا واقعی اس نے سچا خواب دیکھا ہے یا وہ محض ایک خواب ہی تھا؟

راجو جانتا تھا کہ وہ اس وقت بری طرح پھنس چکا ہے اور یہاں سے نکلنا اس کے لیے آسان نہیں ہے' اس کا گہرا دوست اجے اس کا دشمن بنا ہوا تھا' ایسے میں اسے اس خواب پر یقین کر لینے کے علاوہ کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا۔

اس نے خود کو اجے اور گروجی سے مقابلے کے لیے ذہنی طور پر تیار کیا' اس نے سوچا کہ بے بسی سے مر جانے سے بہتر ہے کہ اپنی جان بچانے کی کوشش کر لی جائے' اس طرح کم سے کم زندہ بچ جانے کا امکان تو ہوگا۔

راجو اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ کمرے کے دروازے پر آ گیا' اس

نے آگے جھکتے ہوئے گروجی کے کمرے کی جانب جھانکا' وہاں کوئی نہیں تھا۔ اس نے ایک بار پھر اپنے ارادے کو مضبوط کیا اور کمرے سے باہر نکل کر تیز تیز قدموں سے گروجی کے کمرے کی جانب چل پڑا اور پھر وہ بغیر رکے گروجی کے کمرے میں داخل ہوگیا۔ اجے ایک جانب آلتی پالتی مارے بیٹھا تھا' اس کی آنکھیں بند تھیں اور اس نے ہاتھ جوڑ رکھے تھے وہ کچھ بڑبڑا رہا تھا گروجی ایک جانب لیٹے ہوئے تھے' ان کی آنکھیں بھی بند تھیں۔ بچہ کمرے کے ایک کونے میں لیٹا ہاتھ پیر ہلا رہا تھا۔

راجو کے قدموں کی آوازیں سن کر اجے نے آنکھیں کھولیں اور اس کی طرف دیکھ کر بولا۔ "کیا بات ہے راجو؟"

"میں تم دونوں کو پہچان گیا ہوں۔" راجو نے سخت انداز میں کہا تو اجے کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ پھر اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے ملائم لہجے میں کہا۔

"راجو...... لگتا ہے تمہاری طبیعت درست نہیں ہے؟"

"میری طبیعت بالکل ٹھیک ہے۔" راجو نے مزید سخت اور نفرت بھرے انداز میں کہا۔

ان کی بات چیت کے دوران گروجی اٹھ کر بیٹھ گئے تھے اور راجو کی طرف دیکھ رہے تھے۔ راجو نے ان سے کہا۔

"میں بچے کو یہاں سے لے جانا چاہتا ہوں۔"

"کیوں؟" گروجی نے بھویں سکیڑ کر کہا۔

"اس لیے کہ اس کی زندگی یہاں محفوظ نہیں ہے۔" راجو نے جواب دیا۔

"یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو؟" گروجی نے پوچھا۔

"بس' مجھے پتا چل گیا ہے...... یہ بچہ یہاں محفوظ نہیں ہے اور میری زندگی بھی یہاں خطرے میں ہے۔" اس نے گروجی پر سے نظریں ہٹا کر اجے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "اور ایک یہ ہے۔ میرا بچپن کا دوست یہ میری جان کا دشمن بنا ہوا ہے۔ کیا دشمنی ہے میری اور تمہاری؟"

"کیا ہوگیا ہے راجو تمہیں؟" اجے نرم لہجے میں بولا۔

"مجھے حقیقت پتا چل گئی ہے...... میں اس بچے کو یہاں سے ضرور لے کر جاؤں گا۔" راجو سابقہ انداز میں بولا۔

اجے اٹھ کر اس کے پاس آ گیا اور اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر کچھ کہنے ہی والا تھا کہ راجو نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا اور نفرت بھرے انداز میں اس سے بولا۔ "دور کرو اپنا یہ ہاتھ۔ مجھے نہیں معلوم کہ تمہارے کیا مفادات ہیں کہ تم مجھے بھینٹ چڑھا رہے ہو۔"

"میرے دوست!" وہ نرم لہجے میں بولا۔ "میرے کوئی مفادات نہیں ہیں' تمہیں کوئی غلط فہمی ہوگئی ہے۔"

"اچھا...... تم مجھے دفن کرنے کی سوچ رہے ہو اور مجھے غلط فہمی ہوگئی ہے؟" راجو آنکھیں نکالتے ہوئے بولا۔

اجے کے چہرے کا رنگ فق ہوگیا لیکن اس نے فوراً خود کو سنبھال لیا اور بولا۔ "یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟"

"دیکھو...... انجان بننے کی کوشش مت کرو' میں تمہاری اور گروجی کی ساری باتیں سن چکا ہوں۔" راجو نے کہا تو اجے کے چہرے کا رنگ ایک بار پھر بدل گیا' پھر وہ خود کو سنبھالتے ہوئے بولا۔

"کیا باتیں سنی ہیں تم نے؟"

"وہی جو تم مجھے دفن کرنے کے بارے میں کر رہے تھے۔" راجو نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا وہ۔" اجے دھیرے سے مسکرا کر بولا۔ "یہ تو ٹھیک ہے کہ ہم نے وہ باتیں کی تھیں لیکن وہ تمہارے متعلق نہیں تھیں۔"

"تو پھر کس کے متعلق تھیں...... میرے علاوہ تو کوئی اور یہاں نہیں ہے؟" راجو بولا۔

"اور لوگ بھی ہیں یار!" اجے نے کہا۔

"کہاں ہیں؟" راجو فوراً بولا۔

"یہیں پر ہیں۔"

"یہیں پر کہاں؟"

اجے ذرا سوچ کر بولا۔ "دراصل یہاں تہ خانے میں ہیں۔ کچھ لوگ وہاں قید ہیں۔"

راجو نے اس کی بات پر ذرا غور کیا اور پھر سوچا کہ وہ اور گروجی اس کے دشمن ہیں' وہ اسے کسی چال میں پھنسا سکتے ہیں اس لیے ان سے بحث فضول ہے' اسے اپنا کام کرنا چاہیے۔ وہ بولا۔ "میں تم لوگوں سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔ میں اس بچے کو لے جاؤں گا۔" اس نے بچے کی جانب قدم بڑھائے تو اجے نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور قدرے سخت لہجے میں بولا۔

"تم ایسی کوئی حرکت نہیں کرو گے۔"

راجو نے ایک ہی جھٹکے سے اس سے ہاتھ چھڑا لیا اور خوں خوار انداز میں بولا۔ "میرے راستے میں آنے کی کوشش مت کرو۔"

"تم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔" اجے خشک لہجے میں بولا۔ "گروجی کے ہوتے ہوئے یہاں کسی کی کوئی مرضی نہیں چل سکتی۔"

"تو پھر تم دیکھ لینا کہ "میری مرضی کیسے چلتی ہے یہاں۔" راجو نے کہتے ہوئے بچے کی طرف قدم بڑھائے اس وقت گروجی بڑبڑانے لگے' راجو سمجھ گیا کہ وہ کوئی منتر وغیرہ پڑھ رہے ہیں۔ اس نے خواب میں عورت کی جانب سے بتایا جانے والا منتر پڑھا تو گروجی زوردار دھماکے کے ساتھ دیوار سے جا ٹکرائے۔ ساتھ ہی اجے بھی خود کو سنبھالتا ہوا گر پڑا۔ ان دونوں کے گرنے کی کوئی ظاہری وجہ تو راجو کو سمجھ نہیں آئی البتہ وہ سمجھ گیا کہ یہ کوئی ماروائی معاملہ ہے' ساتھ ہی اسے یقین ہوگیا کہ اس کا خواب جھوٹا نہیں تھا۔

راجو تیزی سے بچے کے پاس پہنچ گیا اور اس نے بچے کو گود میں اٹھا لیا' اسی دوران اجے اور گروجی کھڑے ہوگئے۔ راجو نے گروجی کی طرف دیکھنے کے بعد اجے کی طرف دیکھ کر نفرت آمیز انداز میں کہا۔ "دیکھی تم نے میری شکتی؟"

"لیکن...... لیکن...... تم بچے کو یہاں سے نہیں لے جا سکو گے۔" اجے بوکھلاہٹ کا شکار تھا۔

"میں اسے ضرور لے جاؤں گا اور تمہارا یہ گروجی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔" راجو نے کہا اور دروازہ کی جانب قدم بڑھا دیے۔

گروجی نے کچھ پڑھنے کے بعد اس کی طرف پھونک ماردی۔ لیکن راجو کو کچھ نہیں ہوا۔ اسی دوران اجے تیزی سے راجو کی طرف آنے لگا' راجو نے ایک بار پھر منتر پڑھا اور پھر اجے خود کو سنبھالتا ہوا گر گیا جبکہ گروجی ایک بار پھر دیوار سے جا ٹکرائے تھے۔ اس مرتبہ تو وہ شدید انداز میں دیوار سے لگے تھے اور دھماکہ بھی پہلے کی نسبت زیادہ زوردار تھا۔ ساتھ ہی وہ کراہ بھی اٹھے تھے۔ اس مرتبہ وہ اٹھے بھی نہیں جبکہ اجے ایک بار پھر اٹھنے لگا تھا لیکن اس دوران راجو کمرے سے باہر آ چکا تھا۔ وہ تیزی سے شمشان کے بیرونی حصے کی جانب چلنے لگا۔ اسے اپنے عقب میں قدموں کی آواز آئی تو اس نے مڑ کر دیکھا' اجے کمرے سے باہر آنے کے بعد تیزی سے اس کی جانب آ رہا تھا' راجو نے پھر اپنا منتر پڑھا اور اجے خود کو سنبھالتا ہوا تیزی سے دور تک زمین پر لوٹتا چلا گیا۔

راجو نے بار بار منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ اس سے یہ ہوا کہ اجے اٹھنے کی کوشش کرنے کے باوجود اٹھ نہیں سکا اور راجو شمشان سے باہر آ کر دوڑنے لگا۔

یہ شہر سے دور سنسان علاقہ تھا۔ اس وقت رات تھی آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ ان کے دوسری جانب چاند چمک رہا تھا اور اس وجہ سے اندھیرا بہت زیادہ گہرا نہیں تھا۔ راجو کو ہلکا ہلکا سب کچھ نظر آ رہا تھا۔

وہ شمشان سے کافی دور نکل آیا اور پھر درختوں کی اوٹ سے نکل کر ایک نسوانی ہیولہ اس کی جانب آنے لگا جسے دیکھ کر اس کے قدم رک گئے۔ اسے شک ہوا کہ اس کی جانب وہی عورت آ رہی ہے جو اسے خواب میں دکھائی دی تھی۔

"بس اب گھبراؤ نہیں۔" اس ہیولے نے راجو کے قریب آ کر کہا تو راجو اس کی آواز پہچان گیا۔ اس کا شک

درست تھا' یہ وہی لڑکی تھی جو اسے خواب میں نظر آئی تھی۔

"تم کون ہو؟" راجو نے بے اختیار اس سے کہا۔

"میرے ساتھ آ جاؤ' میں تمہیں سب کچھ بتا دیتی ہوں۔" وہ بولی۔ "لاؤ...... یہ بچہ مجھے دے دو۔"

راجو نے بچہ اس کے حوالے کر دیا۔ لڑکی نے واپس درختوں کی جانب قدم بڑھا دیئے اور راجو بھی اس کے پیچھے چلنے لگا۔

وہ درختوں کے جھنڈ میں آئے تو راجو کو سامنے ہی ایک شاندار محل نما عمارت دکھائی دی۔ جو بڑے بڑے چراغوں سے روشن تھی۔ وہ حیران رہ گیا کہ اس ویرانے میں یہ شاندار محل کہاں سے آ گیا۔

وہ لڑکی اور راجو عمارت کے صدر دروازے پر پہنچے تو وہ خود بہ خود کھلتا چلا گیا۔ اندر سے بھی عمارت کسی محل سے کم نہیں تھی اور یہاں بھی چراغ روشن تھے۔ لڑکی نے ساڑھی زیب تن کر رکھی تھی۔ سامنے دور تک پختہ راہداری نظر آ رہی تھی جو اختتام پر برآمدے سے مل رہی تھی۔ وہاں کمرے نظر آ رہے تھے۔ راہداری کے اطراف میں بہت خوب صورت باغ تھے جہاں رنگ برنگے پھول اور درخت موجود تھے۔

راجو اور لڑکی راہداری عبور کرنے کے بعد برآمدے میں اور پھر ایک کمرے میں آ گئے۔ یہاں بھی چراغ روشن تھے اور زمین پر قالین موجود تھا۔ دیوار کے ساتھ ساتھ گاؤ تکیے لگے تھے۔ ان دونوں نے جوتے ایک جانب اتارے اور قالین پر آ گئے۔ راجو نے محسوس کیا کہ قالین بہت نرم و گداز ہے۔

لڑکی نے بچے کو قالین پر لٹا دیا اور پلٹ کر راجو کی طرف دیکھا' تب راجو کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی' اس کی وجہ لڑکی کا حسن تھا' خواب میں تو راجو کو اس کے خدوخال پورے طور پر نظر نہیں آ سکے تھے لیکن اب اس کا حسن واضح طور پر اسے نظر آیا تھا۔ راجو نے اتنی حسین لڑکی کبھی نہیں دیکھی تھی۔

"کیا بات ہے' تم کچھ پریشان دکھائی دیتے ہو؟" لڑکی نے اسے مبہوت دیکھ کر کہا۔

راجو خود کو سنبھالتے ہوئے بولا۔ "نہیں...... ہاں...... وہ میں حالات کی وجہ سے پریشان ہوں۔"

"حالات تو سنبھل جائیں گے' تم بے فکر ہو جاؤ۔ آؤ بیٹھ کر بات چیت کرتے ہیں۔"

وہ دونوں بیٹھ گئے۔

"میرے لیے یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اب یہ بچہ محفوظ ہے۔" راجو نے بچے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لڑکی سے کہا۔

"لیکن اب یہ محفوظ نہیں رہے گا۔" لڑکی نے ناگوار انداز میں کہا تو راجو چونک کر بولا۔

"کیا مطلب؟"

"یہ بچہ نہیں ہے۔"

"بچہ نہیں ہے؟"

"ہاں......"

"تو پھر کیا ہے؟"

"اس کی اصلیت میں تمہیں بعد میں دکھاؤں گی' فی الحال مجھے رندھیر کا بندوبست کرنا ہے۔" لڑکی پرخیال انداز میں بولی۔

"اوہ۔" راجو نے اپنا سر تھام لیا اور بولا۔ "یہ تمام باتیں تو میری سمجھ سے باہر ہیں۔"

"تمہیں سب سمجھ آ جائے گا' ذرا حوصلہ رکھو۔" لڑکی نے تسلی آمیز انداز میں کہا۔

"اچھا یہ تو بتا دو کہ تم کون ہو؟" راجو نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"میرا نام شاردا ہے۔" لڑکی نے جواب دیا۔ "میرا تعلق بھی عملیات کی دنیا سے ہے لیکن میں رندھیر کی طرح شیطانی کام نہیں کرتی بلکہ اس جیسے شیطان صفت انسانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیتی ہوں...... بہرحال میں ابھی الجھی ہوئی ہوں' بعد میں تمہیں ساری باتیں تفصیل سے بتا دوں گی۔" اس نے اپنی بات کہنے کے بعد تین مرتبہ تالی بجائی تو کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک عورت کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ سانولے رنگ کی تھی اور زیادہ خوب صورت بھی نہیں تھی۔ اس نے عام سی ساڑھی پہن رکھی تھی۔ اس نے شاردا کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"حکم مہارانی؟"

"مہمان کے لیے کچھ لے آؤ......" شاردا اس سے بولی۔

"جی بہتر مہارانی!" عورت نے کہا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

"تم نے اس ویرانے میں محل بنا رکھا ہے؟" راجو نے شاردا سے کہا۔

"عارضی ہے۔" شاردا ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

"عارضی؟" راجو حیرت سے بولا۔

"ہاں۔" اس نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔ "ایسے محل میں کہیں بھی بنا لیتی ہوں ذرا سی دیر میں۔"

راجو اس کی بات پر غور کرنے لگا تو وہ بولی۔ "یہ سب عملیات کے زور پر ہوتا ہے۔"

"اوہ اچھا...... اب میں سمجھا۔" راجو دھیرے سے مسکرا کر بولا۔

"تمہارے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر خوشی ہوئی۔" وہ مسکرا کر بولی۔

"فطری عمل ہے۔" راجو نے کہا۔ "جب انسان فکروں سے ذرا آزاد ہوتا ہے تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ ہی جاتی ہے...... اور پھر انسان نسیان کا مریض بھی تو ہے۔ پل میں سب کچھ بھول کر مسکرانے لگتا ہے۔ جیسے میں ہوں تم سمجھ سکتی ہو کہ اس وقت میں کتنی الجھنوں کا شکار ہوں' اس کے باوجود لمحاتی طور پر سب کچھ بھول کر مسکرانے لگا ہوں۔" راجو بولا۔

"بہت خوب......! بڑا فلسفیانہ انداز ہے تمہارا۔" شاردا نے مسکرا کر اس کی تعریف کی۔

"میں تو ایسا نہیں سمجھتا' یہ تو عام سی باتیں ہیں۔" راجو نے کہا۔

"اگر یہ عام باتیں ہے تو پھر خاص باتیں کیا ہوں گی۔" شاردا ہنس کر بولی۔ اس کے موتیوں جیسے دانت نظر آنے لگے۔ راجو مسکرا دیا۔ قدرے توقف کے بعد اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"رندھیر تمہارے خلاف کیا کرے گا؟"

"جو کچھ اس سے ہو سکتا ہے۔" وہ بولی۔ "میں نے اس کا تر نوالہ چھین لیا ہے' وہ آرام سے تو نہیں بیٹھے گا' اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ کیا کرتا ہے...... ویسے وہ مجھ پر حملہ کر سکتا ہے یا پھر کسی اور طریقے سے مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کر سکتا ہے۔"

"ہوں۔" راجو نے پرخیال انداز میں سر ہلایا۔ اسی وقت کمرے کا دروازہ کھلا اور وہی عورت کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی' جس پر کئی برتن رکھے ہوئے تھے۔ اس نے وہ ٹرے اپنے اور شاردا کے سامنے رکھ دی۔ برتنوں میں پھل' خشک میوے اور شربت تھا۔ وہ عورت کمرے سے باہر چلی گئی تو راجو نے مسکرا کر شاردا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "یہ عورت بھی عارضی ہے یا مستقل ہے؟"

شاردا اس کی بات پر کھلکھلا کر ہنس دی اور بولی۔ "نہیں بھئی......؟ یہ تو مستقل ہے' میری پرانی خادمہ ہے' اس کا نام روپا ہے۔"

"لیکن اس پر کوئی روپ تو ہے نہیں۔" راجو نے مسکرا کر کہتے ہوئے شربت کے گلاس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

شاردا اس کی بات پر ایک بار پھر سابقہ انداز میں ہنس دی اور بولی۔

"تم باتیں اچھی کر لیتے ہو۔"

"فی الحال میں اس کے علاوہ کچھ اور کر بھی تو نہیں سکتا؟" راجو نے کہا۔

شاردا ہنس کر بولی۔ ”تم کافی زندہ دل شخص ہو۔“

شاردا شربت پینے لگی تھی۔ راجو بھی شربت ہی پی رہا تھا لیکن ساتھ ساتھ خشک میوہ بھی اٹھا کر منہ میں رکھتا جا رہا تھا۔

شاردا نے جلدی جلدی شربت ختم کیا اور راجو سے بولی۔ ”تم یہاں آرام کرو۔ میں اب جا کر رندھیر کا بندوبست کروں گی۔ تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو تین مرتبہ تالی بجا دینا' میرا ایک ملازم گوپال باہر ہی موجود ہوگا' وہ تمہارے پاس آ جائے گا جس چیز کی ضرورت ہو اسے بتا دینا۔“

”ٹھیک ہے۔“ راجو بولا۔

شاردا اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے جھک کر بچے کو اٹھانا چاہا تو اس کی ساڑی کا پلو ڈھلک گیا اور راجو کی نظریں اس کے گلابی مائل سراپا پر پھسلتی چلی گئیں۔ راجو نے فوراً خود کو سنبھالا اور وہاں سے نظریں ہٹا لیں۔

شاردا نے بچے کو اٹھایا اور راجو سے بولی۔ ”تم بے فکر ہو کر سو جانا۔“

”ٹھیک ہے۔“ راجو بولا۔

شاردا کمرے سے باہر چلی گئی۔ راجو نے ہاتھ میں پکڑے گلاس کا شربت حلق کے نیچے اتارا اور گلاس ترے میں رکھ دیا۔ پھر وہ اٹھ کر ایک کونے میں آ گیا اور ایک گاؤ تکیے پر سر رکھ کر لیٹ گیا۔ وہ حالات اور واقعات پر غور کرنے لگا۔ وہ یہاں آنے سے پہلے بھی خود کو بھنور میں پھنسا ہوا محسوس کر رہا تھا اور اب بھی اسے صورت حال کچھ زیادہ مختلف نظر نہیں آ رہی تھی۔ وہ اب بھی حالات کے رحم و کرم پر تھا۔ اسے بار بار یہ خیال پریشان کر رہا تھا کہ وہ جس بچے کو معصوم سمجھ رہا تھا' شاردا اسے شیطان کہہ رہی تھی۔ معاملات الجھتے ہی جا رہے تھے۔ اس نے سوچا تو یہ تھا کہ جب خواب میں آنے والی لڑکی اسے مل جائے گی تو اس کی فکریں اور پریشانیاں ختم ہو جائیں گی' ساتھ ہی معصوم بچے کی زندگی بھی محفوظ ہو جائے گی لیکن یہاں تو معاملہ ہی کچھ اور نکلا تھا۔

راجو کافی دیر سوچتا رہا اور پھر اسے نیند نے آن گھیرا۔

”اٹھ جاؤ...... دن چڑھ آیا ہے۔“ راجو کے کانوں میں شاردا کی رس گھولتی آواز آئی تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ شاردا اس کے قریب ہی بیٹھی تھی۔ وہ بولی۔ ”چلو اب اٹھ جاؤ' دوپہر ہو رہی ہے۔“

”اوہ...... اتنا وقت گزر گیا ہے۔“ راجو نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ بیٹھ گیا۔ اس نے شاردا سے کہا۔

”رندھیر کا کیا ہوا؟“

”میری قید میں ہے۔“

”ہیں؟“ شاردا کے جواب پر راجو نے حیرت کا اظہار کیا۔

”تمہیں اتنی حیرت کیوں ہو رہی ہے' کیا ایسا نہیں ہو سکتا؟“ شاردا مسکرا کر بولی۔

”نہیں نہیں...... میرا یہ مطلب نہیں ہے۔ میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ تم نے اس خبیث کو قید کر لیا ہے؟ حالانکہ وہ تو ایک بڑا عامل ہے' اس کا مطلب ہے کہ تم اس سے زیادہ طاقتور ساحرہ ہو۔“ راجو بولا۔

”شاید ایسا ہی ہو۔“ شاردا نے مسکراتے ہوئے کندھے اچکائے۔ ”اچھا چلو اٹھو' اٹھ کر نہا دھولو پھر ہم ساتھ ہی کھانا کھاتے ہیں۔“

وہ دونوں اٹھ کر کمرے سے باہر آ گئے۔ یہاں ایک سیاہ فام آدمی قریب ہی موجود تھا۔ اس کے بال گھنگھریالے تھے' دائیں کان میں دھات کی بالی لٹک رہی تھی۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ اس نے عام سا شلوار کرتہ پہن رکھا تھا۔ شاردا کو دیکھ کر اس نے مودبانہ انداز میں ہاتھ باندھ لیے تھے۔ شاردا نے اس سے کہا۔ ”انہیں غسل خانے لے جاؤ۔“

”جی بہتر۔“ سیاہ فام بولا۔

”پھر انہیں لے کر میرے پاس آ جانا۔“ شاردا نے سیاہ فام کو مزید حکم صادر کیا۔

وہ دونوں چل پڑے۔ شاردا نے ایک اور جانب قدم اٹھا دیے۔

ذرا دیر بعد راجو غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر سیاہ فام کے ساتھ چل پڑا۔ سیاہ فام اسے شاردا کے کمرے کے دروازے پر لے آیا اور اشارہ کرتے ہوئے بولا۔ ”آپ اندر تشریف لے جائیں۔ شاردا دیوی یہیں ہیں۔“

راجو نے دروازے پر ہلکی سی دستک دی اور اسے دھکیل کر اندر داخل ہو گیا۔ یہاں بھی زمین پر قالین بچھا ہوا تھا اور گاؤ تکیے لگے ہوئے تھے۔ کھلی ہوئی کھڑکی میں سے باغ کا منظر بڑا اچھا لگ رہا تھا۔ وہاں مہکنے والے پھولوں کی خوشبو کمرے میں آ رہی تھی۔

شاردا ایک گاؤ تکیے سے لگی بیٹھی تھی۔ راجو پر نظر پڑتے ہی وہ بولی۔ ”آؤ بھئی آؤ۔“

راجو اس کے قریب ہی بیٹھ گیا۔ شاردا نے تین بار تالی بجائی تو روپا کمرے میں آ گئی۔ شاردا نے اس سے کہا۔

”روپا...... ہم دونوں کے لیے کھانا لے آؤ۔“

”جی بہتر۔“ کہہ کر روپا واپس چلی گئی۔

”میں بچے کی اصلیت جاننے کے لیے بے چین ہوں۔“ راجو نے شاردا سے کہا۔

”بس کھانا کھا لیں' اس کے بعد میں تمہاری یہ بے چینی دور کر دوں گی۔“ شاردا ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

”مجھے اب بھی یقین نہیں آ رہا ہے کہ وہ معصوم بچہ کوئی شیطان ہو سکتا ہے۔“ راجو نے کہا۔

”جلدی تمہیں یقین آ جائے گا۔“ شاردا سابقہ انداز میں مسکرا کر بولی۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد شاردا نے روپا سے کہا۔ ”میری چیزیں لے کر آ جاؤ۔“

شاردا چلی گئی اور ذرا دیر بعد جب وہ آئی تو اس کے ہاتھوں میں ایک چھوٹا سا آئینہ' کچھ ہڈیاں' ایک انسانی کھوپڑی اور دیگر کچھ چھوٹا موٹا سامان تھا جسے اس نے شاردا کے سامنے رکھ دیا۔ شاردا نے روپا کو واپس بھیج دیا اور آئینہ اٹھا کر راجو کو دیتے ہوئے بولی۔ ”لو اس میں اب تمہیں اس بچے کی اصلیت نظر آئے گی۔“

راجو نے آئینہ تھام لیا۔ شاردا انسانی کھوپڑی اپنے سامنے رکھتے ہوئے بولی۔ ”میں اب اس پر ایک عمل کروں گی جس کی وجہ سے تمہیں آئینے میں سب کچھ نظر آنے لگے گا۔“ انسانی کھوپڑی اپنے سامنے جمانے کے بعد اس نے بائیں ہاتھ میں ایک ہڈی پکڑ لی اور زیر لب بڑبڑانے لگی' پھر اس نے انسانی کھوپڑی پر پھونک ماری۔ راجو نے دیکھا کہ آئینے میں بادل سے نظر آنے لگے ہیں۔

شاردا مسلسل بڑبڑا رہی تھی اور کھوپڑی پر پھونکیں مارتی جا رہی تھی۔

راجو کو آئینے میں ایک منظر نظر آنے لگا۔ یہ ایک ویران علاقے کا منظر تھا' جہاں ایک جانب پہاڑ تھے اور وسیع میدان بھی نظر آ رہا تھا۔ منظر کسی فلم کی طرح حرکت کر رہا تھا اور پھر ایک درخت کے نیچے راجو کو وہی معصوم بچہ نظر آ گیا۔ وہ عام شیر خوار بچوں کی طرح قلقاریاں بھرتے ہوئے ہاتھ پیر ہلا رہا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کی جسامت بدلنا شروع ہو گئی اور پھر ذرا دیر بعد ہی اس نے ایک بوڑھے کی شکل اختیار کر لی۔ خباثت اس کے چہرے سے ٹپک رہی تھی۔ اس نے تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا۔

”دیکھ رہے ہو تم؟“ شاردا بولی تو راجو نے بے اختیار اس پر نظر ڈالی اور پھر آئینے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

”ہوں...... یہ...... یہ اس بچے کی اصلیت ہے؟“

”ہاں......“ شاردا نے جواب دیا۔

”یہ تو حلیے اور چہرے کے خدوخال سے کوئی غیر ملکی لگتا ہے؟“ راجو بولا۔

”ہاں یہ لندن کا رہنے والا ہے۔ البرٹ اس کا نام ہے۔ یہ بہت بڑا عامل ہے' اس نے صرف لندن ہی میں نہیں بلکہ افریقہ کے تاریک جنگلوں میں رہ کر وہاں کے خطرناک ترین جادوگروں سے جادو سیکھا ہے۔“ شاردا

نے بتایا۔

”لیکن یہ بچے کے روپ میں کیوں تھا؟“ راجو نے سوال کیا۔

”اس نے اس بچے کا جسم استعمال کیا ہے اسے ایک جسم کی ضرورت تھی‘ ایک ایسے نوخیز جسم کی ضرورت جس نے دنیا میں آنکھ نہ کھولی ہو......“ شاردا بولی۔

”لیکن...... یہ کسی اور بچے یا بڑے کا جسم بھی تو استعمال کر سکتا تھا؟“ راجو نے ایک نظر شاردا پر ڈال کر کہا۔

”اس طرح معاملہ خراب ہو سکتا تھا...... اس سے بچے یا بڑے کی ذہنی حالت بدل جاتی تو لوگوں کو تشویش ہو جاتی اور یہ بھی ممکن تھا کہ اس کا روحانی علاج کروایا جاتا تو کوئی عامل حقیقت سامنے لے آتا اس کے علاوہ اور بھی کئی مصلحتیں تھیں۔ بہر حال جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا ہے۔ بچہ اب مر چکا ہے اور البرٹ اس کا جسم استعمال کر رہا ہے۔ میں اب البرٹ کو ختم کر دوں گی۔“ شاردا بولی۔

”تمہاری اس سے کوئی دشمنی ہے؟“ راجو نے سوال کیا۔

”ہاں...... اس نے...... میرے باپ کو مارا تھا۔“ شاردا نے نفرت سے جواب دیا۔

”کیوں؟“

”میرے پتا جی بھی ایک عامل تھے۔ وہ اس شیطان کو ختم کر دینا چاہتے تھے لیکن اس نے انہیں مار ڈالا۔ اب میں اس سے ان کا انتقام لینا چاہتی ہوں۔“

”اگر یہ اتنا ظالم آدمی ہے تو اسے ضرور ختم کر ڈالو۔“ راجو بولا۔

”اس سلسلے میں تم بھی میرا ساتھ دو گے۔“ وہ بولی۔

”میں......؟ میں اب کیا کروں گا؟“ راجو نے حیرت سے کہا۔

”اسے تم نے ہی قتل کرنا ہے۔“

”میں نے؟“ راجو جیسے چونک گیا۔ ”لیکن کیوں......؟ تم بھی تو اسے مار سکتی ہو؟“

”نہیں...... اسے مارنے کے لیے ضروری ہے کہ کوئی مرد اسے مارے۔ ایسا مرد جو اماوس کی رات میں پیدا ہوا ہو اور تم اماوس کی رات میں ہی پیدا ہوئے تھے۔“

”تمہاری باتیں میرے لیے حیرت ناک ہیں۔“ راجو بولا۔

”یقیناً ہوں گی۔“ شاردا بولی۔

”مجھے گرو رندھیر نے جو باتیں بتائی تھیں کیا وہ درست نہیں تھیں......؟ میرا مطلب ہے کہ میرے بارے میں اس نے کہا تھا کہ میری چچی نے مجھ پر جادو کروایا ہے اور پھر اس نے مجھ سے یہ بھی کہا تھا کہ اس بچے کا بھی میرے اوپر کیے گئے جادو سے کوئی تعلق ہے؟“ راجو نے کہا۔

”وہ سب جھوٹ تھا۔“ شاردا بولی۔

”تو پھر اس نے اس بچے کو اغواء کروانے کے لیے میرا ہی انتخاب کیوں کیا؟“ راجو نے اس کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

”اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ اس بچے کو کوئی ایسا شخص ہی لا سکتا تھا جو اماوس کی رات کو پیدا ہوا ہو۔ رندھیر نے تمہیں آسانی سے قابو کر لیا کیوں کہ تمہارا دوست اجے اس کا چیلا بنا ہوا ہے۔“

”اس کمینے کو میں ساری زندگی نہیں پہچان سکا۔“ راجو نے شاردا کی بات کاٹتے ہوئے نفرت آمیز لہجے میں کہا۔

”اس میں اس بے چارے کا کوئی قصور نہیں تھا۔“ شاردا نے کہا تو راجو نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور بولا۔

”کیا مطلب ہے تمہارا؟“

”اس خبیث رندھیر نے اس کا دماغ قابو میں کیا ہوا اور بے چارا اس کے اشاروں پر چل رہا تھا۔“

”اوہ...... تو یہ بات تھی۔“ راجو بولا۔

”ہاں......“ شاردا نے اثبات میں سر ہلایا۔ رندھیر نہ صرف اسے قابو میں کیا ہوا تھا بلکہ تمہارے ساتھ بھی تو بڑا چکر چلایا تھا۔

”وہ کیا؟“ راجو نے اس کی طرف سوالیہ نگاہوں سے

”تمہیں گھبراہٹ ہوتی تھی ناں؟“ شاردا بولی۔

”ہاں......“

”وہ رندھیر کے دیئے ہوئے سفوف کی وجہ سے ہوتی تھی۔ جب سے وہ سفوف تمہارے خون میں شامل ہوا تھا‘ تمہاری طبیعت بگڑ گئی تھی۔ وہ سفوف تمہیں یقیناً اجے نے چائے وغیرہ گھول کر پلایا ہوگا۔“

”اوہ...... لیکن وہ سفوف مجھے کیوں پلایا گیا؟“ راجو نے کہا۔

”تاکہ تم کسی طرح رندھیر کے پاس جا سکو...... تم چاہے بڑے سے بڑے ڈاکٹر کے پاس بھی چلے جاتے وہ تمہارا علاج نہیں کر سکتا تھا‘ اس طرح تمہارا دوست تمہیں رندھیر کے پاس لے گیا۔“ شاردا نے بتایا۔

”اور رندھیر نے بچے کو کیوں اغواء کروایا...... کیا اس کی بھی البرٹ سے کوئی دشمنی تھی؟“ راجو بولا۔

”نہیں...... وہ ایک عمل کر کے البرٹ کو اپنا تابع بنانا چاہتا تھا تاکہ اس سے کام لے سکے۔“ ”اور میں نہیں چاہتی تھی کہ میرے پتا جی کے قاتل ہمیشہ کے لیے میری دسترس سے نکل جائے‘ بس اس وجہ سے میں نے تمہارے خواب میں آ کر تمہیں وہاں سے بچے کو لے کر فرار ہونے کا کہا۔“

”تمہاری دشمنی میرے لیے فائدہ مند رہی‘ اس طرح میری جان بچ گئی۔ اس کے لیے میں تمہارا احسان مند ہوں۔“ راجو نے کہا۔

”احسان مند ہونے کی بات نہیں ہے کیوں کہ میں یہ کہنے میں کوئی شرمندگی محسوس نہیں کروں گی کہ میں نے جو کچھ کیا‘ وہ صرف اپنے مفاد میں کیا ہے۔“ شاردا بولی۔

”بہر حال...... میں پھر بھی تمہارا احسان مند ہوں۔“ راجو ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

”ٹھیک ہے تو پھر یوں ہی سہی۔“ شاردا بھی مسکرا دی۔

”چلو...... اب تو ساری صورت حال تمہارے سامنے آ گئی۔ اب کوئی پریشانی والی بات تو نہیں ہے؟“

”بس اب یہ پریشانی والی بات باقی رہ گئی ہے کہ میں کب اپنے گھر جاؤں گا؟“ راجو بولا۔

”بہت جلد...... پرسوں اماوس کی رات ہے‘ اس رات ہم نے اپنا کام کرنا ہے‘ اس کے بعد میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آؤں گی۔“ شاردا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔“ راجو نے کہا۔

”بس اب یہ آئینہ رکھ دو۔“ شاردا بولی۔

راجو نے آئینہ قالین پر رکھ دیا۔

شاردا نے کھوپڑی‘ ہڈیاں اور دیگر سامان ایک جانب رکھ دیا اور راجو سے بولی۔ ”آؤ ہم کہیں باہر چلتے ہیں۔ یہاں رہیں گے تو بور ہو جائیں گے۔“

وہ دونوں کمرے سے باہر آ گئے۔ سیاہ فام وہیں موجود تھا۔

ذرا دیر بعد راجو اور شاردا باغ میں آ گئے۔ ایک درخت کے نیچے میز اور کرسیاں رکھی تھیں۔ وہ دونوں وہاں پہنچ کر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ راجو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”یہ منظر دیکھ کر بالکل یقین نہیں کیا جا سکتا کہ یہ سب عملیات کے زور پر بنایا گیا ہے۔“

”تو نہ کرو یقین‘ تمہیں کوئی یقین کرنے پر مجبور تو نہیں کر رہا ہے۔“ شاردا دھیرے سے ہنس کر بولی۔

راجو بھی اس کی بات پر ہنس دیا۔

”کوئی مشروب پینا پسند کرو گے؟“ شاردا نے کہا۔

”ہاں بالکل...... لیکن ذائقہ دار ہو۔“ راجو بولا۔

”فکر نہ کرو‘ ذائقہ دار ہی ہوگا۔“ شاردا نے کہا اور تین بار تالی بجائی۔ روپا ایک کمرے سے نکلنے کے بعد ان کے پاس پہنچ گئی اور شاردا سے بولی۔

”حکم دیوی جی؟“

”بہت لذیذ شربت لے کر آؤ۔“ شاردا نے اسے حکم دیا۔

”جی بہتر۔“ کہہ کر روپا پلٹی اور تیز تیز قدم اٹھانے لگی۔ جب وہ دور چلی گئی تو شاردا نے راجو سے کہا۔

”راجو......! ایک بات کہوں؟“

”ہاں کہو؟“ راجو نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

”تم...... مجھے بہت اچھے لگے ہو۔“

”کیا؟“ راجو نے بھویں سکیڑ کر کہا۔

”سچ بات ہے۔ تم ناراض ہو رہے ہو کیا؟“ شاردا نے محتاط انداز میں کہا۔

”ناراض تو نہیں حیران ہو رہا ہوں۔“ راجو بولا۔

”حیران کیوں؟“

”اس لیے کہ بھلا میں بھی کسی کو اچھا لگ سکتا ہوں؟“ راجو نے دھیرے سے مسکرا کر کہا۔

شاردا کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ دوڑ گئی۔ وہ بولی۔

”بھلا تم میں کیا کمی ہے؟ تم ایک خوب صورت شخص ہو' کوئی بھی لڑکی تم میں دلچسپی لے سکتی ہے۔“

”لیکن آج تک تو کسی نے لی نہیں۔“ راجو ہنس کر بولا۔

”تم نے آج تک غلط کہا۔ یہ ہو سکتا ہے کہ آج سے پہلے تک کسی لڑکی نے دلچسپی نہ لی ہو لیکن آج تو ایک لڑکی نے دلچسپی لی ہے۔“ شاردا مسکراتے ہوئے بولی۔

راجو ہنس کر بولا۔ ”چلو یونہی سہی۔“

شاردا سنجیدہ ہوتے ہوئے بولی۔ ”راجو......! تم صرف شکل صورت کے ہی اچھے نہیں ہو بلکہ تم فطری طور پر ایک اچھے اور ہمدرد انسان ہو' تم کسی کو دکھ تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے۔ میں صرف تمہاری صورت سے ہی متاثر نہیں ہوئی ہوں جبکہ تمہاری سیرت نے بھی مجھے متاثر کیا ہے۔“

”یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں تمہیں پسند آیا ہوں۔“ راجو ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

”میں تمہیں کیسی لگی؟“ شاردا نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

”تم......؟“ راجو اس کے چہرے کا جائزہ لیتے ہوئے بولا۔ ”سچ بتاؤں؟“

”ہاں' بالکل سچ۔“ شاردا جلدی سے بولی۔

راجو ذرا توقف کے بعد مسکرا کر بولا۔ ”میں نے آج تک تم جیسی حسین لڑکی نہیں دیکھی۔“

”کیا واقعی؟“ شاردا بے یقینی سے بولی۔

”ہاں بالکل......“ راجو نے کہا۔ ”جب میں نے تمہیں دیکھا تھا تو میرا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔“

”تم...... تم جھوٹ تو نہیں بول رہے ہو؟“ شاردا کے انداز میں اب بھی بے یقینی تھی۔

”بالکل نہیں...... واقعی میں تمہارا حسن دیکھ کر بے خود ہو گیا تھا۔“

”راجو......! کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم ایک دوسرے کے ہو جائیں؟“ شاردا بولی۔

راجو سوچ میں پڑ گیا۔

”کیا سوچنے لگے؟“ شاردا نے کہا۔ ”کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ تم کسی اور سے محبت کرتے ہو؟“

”نہیں...... یہ بات نہیں ہے۔“ راجو بولا۔

”تو پھر؟“

”دراصل میں نے کبھی ایسی باتوں کی طرف توجہ نہیں دی ہے۔“ راجو نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔“ شاردا بولی۔ ”تم مجھے آرام سے سوچ کر جواب دے دینا لیکن میں تمہیں ایک بات واضح طور پر بتا دینا چاہتی ہوں کہ مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ میں نے تم سے پہلے کسی سے محبت نہیں کی بلکہ محبت تو دور کی بات ہے' میں نے کبھی تمہاری طرح کبھی ایسی باتیں سوچی نہیں تھیں لیکن کسی نے درست ہی کہا ہے کہ محبت کی نہیں جاتی بلکہ ہو جاتی ہے اور اب بھی میں نے تم سے محبت کی نہیں ہے بلکہ محبت ہو گئی ہے۔“

راجو ایک گہرا سانس لے کر بولا۔ ”میں تمہارا دل نہیں توڑنا چاہتا' یہ سچ ہے کہ میں تمہارے حسن سے بہت متاثر ہوا ہوں لیکن دیکھو......! محبت کا اقرار کر لینا بہت آسان ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ محبت نبھانا بہت مشکل ہوتا ہے' یہ بڑی قربانی اور ایثار مانگتی ہے' میں ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا کہ میں یہ سب کر سکوں گا اس لیے...... تم مجھے وقت دو' میں تسلی سے اپنے آپ سے پوچھوں گا کہ کیا میں تم سے محبت کرنے کے قابل ہوں یا نہیں......“

”اوہ...... تم تو بہت گہرائی سے سوچتے ہو۔“ شاردا بولی۔ ”محبت خود ایک بہت گہرا معاملہ ہے' اس کے لیے گہرائی سے ہی سوچنا چاہیے۔“ راجو دھیرے سے مسکرا کر بولا۔

”ٹھیک ہے...... میں بے چینی سے تمہارے جواب کا انتظار کروں گی۔“ شاردا نے کہتے ہوئے شربت کا ایک گلاس اٹھایا اور راجو کو تھما دیا اور دوسرا گلاس اٹھا کر ہونٹوں سے لگا لیا۔

شربت پینے کے بعد شاردا نے راجو سے کہا۔ ”میں چاہتی ہوں کہ ہم کشتی میں سیر کریں اور ساتھ ہی مچھلی کا شکار بھی کریں' کیا تم پسند کرو گے؟“

”اچھا خیال ہے' ویسے بھی میں مچھلی کے شکار کا شوقین ہوں۔“ راجو بولا۔

”یہ تو اچھی بات ہے' چلو آؤ' چلو۔“ شاردا نے کہا اور وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

ذرا دیر بعد وہ دونوں عمارت سے باہر آ گئے۔ یہاں ایک گھوڑا گاڑی کھڑی تھی جس میں کوچوان بھی موجود تھا۔ ”ہمیں اس میں جانا ہے۔“ شاردا نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے راجو سے کہا۔

وہ دونوں گھوڑا گاڑی کی پچھلی نشست پر بیٹھ گئے۔

”چلو کوچوان!“ شاردا نے کہا تو کوچوان نے گھوڑا گاڑی چلا دی۔

کچھ درختوں میں سے نکلنے کے بعد وہ لوگ ایک ایسی جگہ آ گئے جہاں سامنے سمندر پھیلا ہوا تھا۔ وہاں ایک کشتی بھی نظر آ رہی تھی۔

راجو جانتا تھا کہ اس علاقے میں سمندر نہیں ہے لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ جب سحر کے زور پر شاردا ایک محل نما عمارت بنا سکتی ہے تو وہ اور بھی بہت کچھ کر سکتی ہے۔

سمندر کے قریب پہنچ کر گھوڑا گاڑی رک گئی۔ راجو اور شاردا اس میں سے اترنے کے بعد کشتی میں بیٹھ گئے۔ یہاں چپو بھی تھے اور ڈوری کانٹے بھی موجود تھے۔ انہوں نے کانٹوں میں وہ چھوٹی چھوٹی مچھلیاں لگا دیں جو کشتی ہی میں موجود تھیں' پھر انہوں نے کانٹے پانی میں پھینک دیے اور خود چپو سے کشتی کو کھینچنے لگے۔

ذرا دیر بعد راجو نے ایک مچھلی پکڑی اور کانٹا دوبارہ پانی میں پھینک دیا۔

کچھ دیر گزری تھی کہ شاردا کا کانٹا بھی اس طرح حرکت کرنے لگا جیسے اس میں مچھلی پھنس گئی ہے۔ اس نے کانٹا کھینچا لیکن ڈوری تن گئی جس کا مطلب تھا کہ مچھلی بھی زور لگا رہی ہے اور پھر مچھلی کی طرف سے زیادہ زور لگایا گیا تو شاردا نے کانٹا کھینچنے کی بھرپور کوشش شروع کر دی' اسی دوران وہ اٹھ کھڑی ہوئی اب وہ لوگ سمندر میں کافی آگے آ چکے تھے اور یہاں بار بار بڑی لہریں بھی اٹھ رہی تھیں۔ شاردا کانٹے کے ساتھ زور آزمائی میں مصروف تھی کہ ایک بڑی لہر نے کشتی کو الٹا دیا۔ راجو اور شاردا پانی میں گر گئے۔

”مجھے بچاؤ راجو۔“ شاردا نے ہاتھ پیر مارتے ہوئے کہا' وہ بری طرح گھبرائی ہوئی تھی۔

راجو تیراکی جانتا تھا' اس نے شاردا کو دبوچ لیا اور کنارے کی جانب تیرنے لگا۔ ذرا دیر بعد وہ شاردا کو کنارے پر لے آیا۔ اس دوران شاردا بے ہوش ہو چکی تھی۔ راجو کو اندازہ ہو گیا کہ اس کے پیٹ میں پانی چلا گیا ہے۔ اس نے اس کا پیٹ دبا کر اور جسم کو ہلا جلا کر پانی نکالنا چاہا' پانی تو نکل آیا لیکن شاردا ہوش میں نہیں آئی۔ راجو نے اس کی نبض ٹٹولی جس کی رفتار آہستہ تھی' راجو نے سوچا کہ شاردا کا ہوش میں لانا ضروری ہے' اگر اسے کچھ ہو گیا تو پھر نہ جانے کیا ہو گا' شاید وہ ہمیشہ اس پراسرار دنیا میں پھنسا رہے یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ گرو رندھیر آزاد ہو کر اسے مار ڈالے۔

راجو نے محسوس کیا کہ شاردا کی سانس بھی درست نہیں ہے' اس نے شاردا کا منہ کھولا اور اس کی سانسیں بحال کرنے کی کوشش کرنے لگا۔

ذرا دیر بعد شاردا نے اس کی گردن کے گرد بازو حمائل کر کے آنکھیں کھولتے ہوئے اسے خود سے لپٹا لیا۔ راجو نے فوراً خود کو اس سے علیحدہ کر لیا اور شکایتی انداز میں

بولا۔ "یہ...... یہ کیا حرکت ہے؟"

"تمہیں بری لگی کیا؟" شاردا نے تشلی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں بالکل۔" راجو بولا۔

"لیکن...... مجھے بہت اچھی لگی۔" وہ مسکرا کر بولی۔

"تمہیں تو اپنی زندگی بچ جانے پر بھگوان کا شکر گزار ہونا چاہیے اور تم ایسی باتیں کر رہی ہو؟" راجو نے قدرے سخت لہجے میں بولا۔

"میں کب اس کی شکر گزاری سے انکار کر رہی ہوں؟" شاردا نے شوخی سے کہا اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"بس...... بہت ہو گیا شکار اب میں واپس جانا چاہوں گا۔" راجو ناراضگی سے بولا۔

"ارے میرے راج کمار......! ناراض ہو گئے کیا؟" شاردا نے پھر شوخی سے کہا۔

"نہیں...... میں بیزار ہو رہا ہوں۔"

"مجھ سے؟" شاردا اداسے بولی۔

"نہیں......"

"تو پھر؟"

"اس ماحول سے۔"

"میں تم سے معافی چاہتی ہوں لیکن ایک بات بتا دوں کہ یہ سب کچھ میں نے خود کیا تھا۔"

"کیا مطلب!" راجو نے بھویں سکیڑ کر اس سے کہا۔

"یہی سب کچھ...... مچھلی کے شکار کا بہانہ بنا کر میں نے جان بوجھ کر خود کو پانی میں گرایا تا کہ تم مجھے پکڑ سکو میں بیہوش نہیں ہوئی تھی۔ یوں میں تمہاری قربت حاصل کرنا چاہتی تھی' تمہارے لمس کو محسوس کرنا چاہتی تھی۔ اس لیے کہ میں تم سے دل لگا بیٹھی ہوں۔ مجھے نہیں معلوم کہ میں کیوں بے خود ہوتی جا رہی ہوں' وہ لڑکی جس کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے لوگ بے چین رہتے ہیں' وہ...... وہ اب تمہارے سامنے بے بس ہے۔ شاید اس کو محبت کہتے ہیں...... میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی راجو......! میں تمہیں اپنا کر رہوں گی' تم صرف اور صرف میرے ہو۔ میرے ہی رہو گے۔" شاردا اپنی بات کہتے کہتے سسکنے لگی۔ اس نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے ڈھانپ لیا۔

"اچھا دیکھو......! ایسا مت کرو۔" راجو پریشان ہو گیا۔

"شاردا سسکتی رہی تو مجبوراً راجو نے اس کے دونوں شانے تھام لیے اور بولا۔ "میں تم سے معافی چاہتا ہوں کہ میرے رویے سے تمہیں تکلیف پہنچی ہے۔"

"راجو......! تم جانتے نہیں ہو کہ...... میں تمہیں کتنا چاہنے لگی ہوں۔" شاردا نے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر کہا اس کے رخساروں پر آنسو رواں دواں تھے۔

"مجھے اندازہ ہے۔" راجو بولا۔ "لیکن دیکھو......! تم رو مت۔"

"اگر تم میرے نہ ہوئے تو شاید میں ساری زندگی اسی طرح روتی رہوں گی...... راجو......! صرف میرا دل رکھنے کے لیے کہہ دو کہ تم مجھ سے پیار کرتے ہو۔" وہ ملتجیانہ انداز میں بولی۔

راجو ذرا کشمکش و پیچ کا شکار رہنے کے بعد بولا۔ "میں تمہارا دل رکھنے کے لیے تو نہیں کہوں گا لیکن یہ سچ ہے کہ میں تم سے پیار کرنے لگا ہوں۔"

"کیا......؟" شاردا نے بے یقینی سے کہا۔

"ہاں...... بس...... میں خود سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ مجھے تم سے محبت ہوئی ہے یا نہیں لیکن میرے دل نے تم سے محبت کا اعلان اس وقت کر دیا جب تم پانی میں گرنے کے بعد بے ہوشی کا ڈھونگ رچا رہی تھیں۔ اس وقت میرا دل تڑپ اٹھا تھا اور یہ سوچ کر میں پریشان ہو رہا تھا کہ کہیں...... تم مر نہ جاؤ۔ میں سوچ رہا تھا کہ میری زندگی تمہارے بغیر کیسے گزرے گی۔"

"یہ...... یہ تم کیا کہہ رہے ہو راجو......؟ کہیں تم مجھ سے مذاق تو نہیں کر رہے ہو......؟ کہیں میرا دل رکھنے کے لیے تو یہ سب کچھ نہیں کہہ رہے ہو؟" شاردا بولی۔ اس کے لہجے میں بے یقینی کے ساتھ ساتھ خوشی کا عنصر بھی شامل تھا۔

"میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں شاردا......! میں تم سے محبت کرنے لگا ہوں۔" راجو نے اس کے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے سینے سے لگ گئے۔ شاردا ایک بار پھر سسکنے لگی۔

"اب کیا ہوا ہے؟" راجو نے کہا۔

"راجو......! تم...... تم زندگی کے کسی موڑ پر مجھے چھوڑ تو نہیں جاؤ گے؟" وہ بولی۔

"نہیں...... ایسا کبھی نہیں ہوگا۔"

"سچ کہہ رہے ہو؟"

"بالکل سچ...... میں بھگوان کی سوگند کھا کر یہ بات کہہ سکتا ہوں۔"

"اوہ راجو......! میرے راج کمار!" کہتے ہوئے شاردا نے اسے بھینچ لیا۔

کافی دیر بعد وہ دونوں الگ ہوئے۔ "چلو راجو! اب ہم واپس چلتے ہیں' کپڑے گیلے ہو رہے ہیں اور اس طرح تمہاری طبیعت خراب ہو سکتی ہے۔"

وہ دونوں واپس عمارت میں آ گئے۔ کپڑے بدلنے کے بعد وہ کمرے میں بیٹھ کر گرم گرم قہوہ پینے لگے۔

"شاردا......! البرٹ والے معاملے سے نمٹنے کے بعد کیا تم یہیں رہو گی؟" راجو بولا۔

"نہیں...... میں دہلی کی رہنے والی ہوں...... وہاں نئی دہلی میں میرا اپنا بنگلہ ہے۔ میں وہیں جاؤں گی۔" شاردا نے جواب دیا۔ "کیا تم کسی الجھن کا شکار ہو؟"

"ہاں...... میں یہی سوچ رہا تھا کہ اس معاملے سے نمٹنے کے بعد نہ جانے تمہارا کیا پروگرام ہوگا۔" وہ بولا۔

"ویسے تو میرا ارادہ تھا کہ میں مزید جادو وغیرہ سیکھوں گی لیکن اب میرا ارادہ بدل گیا ہے۔ اب میں چاہتی ہوں کہ جلد از جلد میری اور تمہاری شادی ہو جائے۔" اس نے کہتے ہوئے نظریں جھکا لیں۔

"میں بھی یہی چاہتا ہوں۔" راجو نے ایک گہرا سانس لینے کے بعد مسکرا کر کہا۔ پھر ذرا توقف کے بعد وہ بولا۔ "کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ البرٹ والا معاملہ جلد از جلد نمٹ جائے؟"

"نہیں۔" شاردا نے جواب دیا۔ "یہ کام صرف اماوس کی رات کو ہوگا اور دیکھو......! تمہیں ذرا ہمت سے کام لینا ہوگا۔"

"وہ کیسے؟" راجو نے اس کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"تم بہت ہی نرم دل انسان ہو اور کسی کو تکلیف نہیں دے سکتے' اگر میں پہلے تم سے یہ کہتی کہ اس بچے کو تم نے اپنے ہاتھوں سے قتل کرنا ہے تو تم شاید انکار کر دیتے' اس لیے میں نے تمہیں اس کی اصلیت دکھائی۔ اب تم بالکل جھجکنا یا گھبرانا نہیں اور مجھے امید ہے کہ اس خبیث کی اصلیت سامنے آنے کے بعد تمہارے پاس اس پر ترس کھانے کا کوئی جواز نہیں رہا ہوگا۔" شاردا نے کہا۔

"تم بالکل بے فکر رہو...... اب میں اس کے ساتھ بالکل رعایت نہیں کروں گا۔" راجو نے مستحکم لہجے میں کہا۔

☆

شام ڈھل رہی تھی اور رات آنے کے لیے بہت بے چین تھی۔ شاردا اور راجو کمرے میں بیٹھے تھے۔ شاردا نے اچانک کہا۔

"راجو......! آج وہ رات بھی آ گئی جس کا ہمیں بے چینی سے انتظار تھا۔ آج رات ہم اپنا کام ختم کر کے یہاں سے چلے جائیں گے اور جلد ہی ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے کے ہو جائیں گے۔"

"ہاں بالکل......!" راجو ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

شاردا نے تین بار تالی بجائی تو روپا کمرے میں آ گئی۔

"خنجر لے کر آ جاؤ۔" شاردا نے اسے حکم دیا۔

"جی بہتر۔" کہہ کر وہ واپس چلی گئی اور ذرا دیر بعد ایک چمکتا ہوا تیز دھار خنجر لے آئی۔ جسے اس نے شاردا کے حوالے کر دیا۔ شاردا اس سے بولی۔

”جاؤ اس بچے کو چبوترے پر لٹا دو۔“

”جی بہت بہتر۔“ کہہ کر روپا کمرے سے باہر چلی گئی۔

شاردا نے خنجر راجو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ ”لو اس خنجر سے تم نے البرٹ کو قتل کرنا ہے۔“

راجو نے وہ خنجر پکڑ لیا‘ اس کا سرسری جائزہ لے کر اس نے اسے گود میں رکھ لیا۔

”راجو......! البرٹ کو ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس بچے کا دل نکال لیا جائے کیوں کہ البرٹ نے ساری طاقت اس دل میں رکھی ہے‘ ہم اگر بچے کے سارے جسم کے ٹکڑے کر دیں تو کوئی فرق نہیں پڑے گا‘ البرٹ زندہ رہے گا‘ اس کی طاقت قائم رہے گی اس لیے اس بچے کے دل کو کاٹنا ضروری ہے۔“ شاردا نے راجو کو بتایا۔

”ٹھیک ہے...... میں ایسا ہی کروں گا۔“ راجو بولا۔

☆

رات کا کھانا کھا کر راجو اور شاردا باغ میں چہل قدمی کرنے لگے۔

”راجو......! آج اماوس کی رات آ ہی گئی ہے۔ میں نے اس رات کا بہت انتظار کیا ہے۔ میرے اندر انتقام کا جوالا مکھی بھڑک رہا ہے‘ شاید تم اس کا اندازہ نہیں کر سکتیں۔ آج البرٹ کو ختم کر کے میں اس الاؤ کو بجھا دوں گی‘ میں اپنے پتا جی کا انتقام لے کر آج ان کی آتما کو پرسکون کر دوں گی۔“ شاردا نے جذباتی لہجے میں راجو سے کہا۔

”میں...... تمہارے جذبات کو سمجھ سکتا ہوں شاردا......! میں خود بھی چاہتا ہوں کہ اس خبیث کا خاتمہ کر کے تم پرسکون ہو جاؤ۔ میں تمہیں بے سکون نہیں دیکھ سکتا۔“ راجو بولا۔

”بس اب تو تھوڑی دیر کی بات رہ گئی ہے۔ بارہ بجنے میں اب زیادہ دیر نہیں ہے......“ شاردا بولی۔ ”بارہ بجے کے بعد ہم اس خبیث کا خاتمہ کر دیں گے۔“

”بالکل......! مجھے خود اس وقت کا بے چینی سے انتظار ہے۔“ راجو نے کہا۔

”میں چاہتی ہوں کہ تمہیں اس خبیث کو قتل کرنے کے بارے میں تمام باتوں سے آگاہ کر دوں۔“ شاردا بولی۔

”ہاں ہاں بالکل۔“ راجو نے جلدی سے کہا۔

”سب سے پہلی بات تو یہ کہ تم نے خنجر سیدھے ہاتھ میں پکڑنا ہے۔“

”ٹھیک ہے۔“

”اس کے علاوہ گھبراہٹ یا جھجک کا شکار نہیں ہونا ہے۔“

”تم بے فکر رہو مجھے کوئی گھبراہٹ یا جھجک نہیں ہو گی۔“

”یہ میں اس لیے کہہ رہی ہوں کہ تم نے اس سے پہلے کبھی ایسا کام نہیں کیا ہے‘ کہیں تمہارا ہاتھ کسی وجہ سے رک نہ جائے۔

دراصل اس وقت میں ایک منتر پڑھوں گی‘ وہ منتر مشکل سے آدھے منٹ کا ہو گا اور اس کے بعد ہمارے پاس صرف ایک منٹ ہو گا اور اس منٹ کے اندر اندر تمہیں اس خبیث کے گلے پر خنجر چلانا ہے‘ اگر ذرا بھی دیر ہو گئی تو بہت گڑبڑ ہو جائے گی۔“

”تو پھر کیا ہو گا؟“ راجو نے پوچھا۔

”بس یوں سمجھ لو کہ ہم دونوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔“

”اوہ...... یہ تو خطرناک بات ہے۔“

”ہاں‘ سحر و اسرار کی دنیا ہے ہی ایسی۔ یہاں قدم قدم پر موت کا خطرہ رہتا ہے کئی کاموں میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ بھی ایک ایسا کام ہے۔“

”تم بے فکر رہو‘ میں پوری پوری احتیاط رکھوں گا۔“

☆

تقریباً پونے بارہ بجے شاردا راجو کو عمارت سے باہر لے آئی۔ سامنے کا منظر بالکل ہی بدلا ہوا تھا۔ یہاں چھوٹے بڑے پہاڑ نظر آ رہے تھے‘ ان پر دیے روشن تھے جن کی وجہ سے سارا منظر بالکل واضح نظر آ رہا تھا۔

وہ دونوں ایک چھوٹے پہاڑ پر آ گئے۔ راجو کے ہاتھ میں خنجر تھا۔

”بس یہیں رک جاؤ...... تمہیں اپنی کارروائی یہیں کرنی ہے۔“ شاردا نے کہا اور وہ دونوں رک گئے۔

شاردا نے زیر لب کچھ بڑبڑانے کے بعد تین بار تالی بجائی۔ ذرا ہی دیر بعد ایک جانب سے فضاء میں تیزی سے اڑتی ہوئی کوئی چیز آنے لگی اور جب وہ ان کے قریب آئی تو راجو کو پتا چلا کہ وہ ایک آدمی ہے جس کی عمر بہت زیادہ ہے‘ اس کی داڑھی بڑی ہوئی تھی اور بال بھی بہت لمبے لمبے تھے۔ اس نے کالا چوغا پہن رکھا تھا اور اس کے ہاتھوں میں وہی بچہ موجود تھا۔

وہ بوڑھا آدمی زمین پر اتر گیا اور اس نے بچے کو زمین پر لٹا دیا۔

”لو...... یہ آ گیا ہے خبیث۔“ شاردا نے راجو سے نفرت آمیز لہجے میں کہا۔ راجو خاموش رہا۔ شاردا نے اپنی بات بڑھائی۔ ”راجو......! بس اب ذرا دیر بعد میں منتر پڑھنے والی ہوں‘ تم پوری تیار ہو ناں؟“

”ہاں میں تیار ہوں۔“ راجہ نے جواب دیا۔

”کوئی پریشانی تو نہیں ہے؟“

”نہیں......“

”ٹھیک ہے‘ تم اس بچے کے پاس بیٹھ جاؤ۔“

راجو بچے کے قریب بیٹھ گیا۔

”میں منتر پڑھنے والی ہوں‘ اس کے بعد تمہیں فوراً اس کا خاتمہ کر دینا ہے۔“ وہ بولی۔

”ٹھیک ہے۔“ راجو نے کہا۔

شاردا نے باآواز بلند منتر پڑھنا شروع کیا جس کے الفاظ کا مطلب راجو کو سمجھ نہیں آ رہا تھا‘ وہ منتر ہندی یا سنسکرات میں نہیں تھا۔

”چلو راجو اب خنجر چلا دو۔“ شاردا بولی۔

راجو کا ہاتھ حرکت میں آیا ہی تھا کہ اس بوڑھے نے راجو کے کاندھے پر زوردار لات ماری جس کی وجہ سے راجو دور جا گرا اور خنجر اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

”یہ...... یہ تم کیا کر رہے ہو رام داس؟“ شاردا زور سے چیخی۔

رام داس نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے راجو والا خنجر اٹھایا اور اسے دور پھینک دیا۔

”رام داس......! میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔“ شاردا چیخی۔ اس نے بڑبڑا کر ہاتھ بلند کیا تو خنجر اڑتا ہوا اس کے ہاتھ میں آ گیا۔ اس دوران راجو نے اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن رام داس نے اسے دھکا دے کر مزید دور پھینک دیا تھا۔

شاردا ہاتھ میں خنجر آتے ہی راجو کی طرف بھاگی‘ ساتھ ہی اس نے کہا۔ ”راجو......! جلدی سے اٹھو‘ اب زیادہ وقت نہیں ہے۔“ ابھی وہ راجو سے بہت دور تھی کہ بچے کی جسامت بدلنے لگی۔ شاردا کی نظر اس پر پڑی‘ وہ رک گئی‘ بے اختیار اس کے منہ سے نکلا۔ ”اوہ...... یہ کیا ہو گیا۔“ اس نے بڑبڑا کر کچھ پڑھا اور جس طرح رام داس پرواز کرتا ہوا آیا تھا‘ اس طرح وہ بھی پرواز کرتی ہوئی ایک جانب جانے لگی۔

راجو خوف زدہ ہو چکا تھا۔ اسے شاردا نے بتا دیا تھا کہ اگر اس کے منتر پڑھنے کے ایک منٹ کے اندر اندر راجو نے بچے کی گردن پر خنجر نہ چلایا تو بہت گڑبڑ ہو جائے گی اور وہ دونوں مارے جائیں گے۔ اب شاردا خود تو فرار ہو گئی تھی اور وہ وہیں رہ گیا تھا۔

ذرا دیر بعد ہی بچہ البرٹ کی شکل میں آ گیا۔

راجہ خوف سے منجمد ہو کر رہ گیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ البرٹ اس کی طرف آئے گا لیکن البرٹ نے اس کی طرف نہیں دیکھا اور نہ اس نے رام داس پر نظر ڈالی۔ اس نے پرواز شروع کر دی اور اس کے ساتھ ہی رام داس بھی اس کے پیچھے پیچھے پرواز کرنے لگا۔ ان دونوں کا رخ اس جانب تھا جہاں شاردا گئی تھی۔

ذرا دیر بعد وہ دونوں ایک پہاڑ کی اوٹ میں چلے گئے۔

راجو اٹھ کھڑا ہوا۔ اس پر یہ خوف تو سوار تھا کہ البرٹ شاردا کو ختم کرنے کے بعد اسے بھی ختم کر دے گا‘ ایسے میں راجو یہاں سے کہیں دور فرار ہو جانا چاہتا تھا لیکن اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کہاں جائے۔ وہ تو اس طلسم کدے سے نک

پھنسا ہوا تھا جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

اس نے خود کو بے بس پایا تو تھک ہار کر وہیں بیٹھ گیا۔ اب اسے البرٹ کی واپسی اور اپنی موت کا انتظار تھا۔ وہ سوچنے لگا کہ آخر رام داس کون ہے اور اس نے اسے بچے کو قتل کرنے سے کیوں روکا تھا؟

کافی سوچ بچار کے بعد اس کے ذہن میں کوئی حتمی بات نہیں آسکی۔

بہت دیر وہیں پڑے رہنے کے بعد راجو نے سوچا کہ اس طرح یہاں رہنے سے تو بہتر ہے کہ عمارت کے اندر جا کر دیکھا جائے کہ وہاں کیا صورت حال ہے۔

☆

راجو اٹھ کر شکستہ قدموں سے چل پڑا۔ وہ بے بسی، خوف اور مایوسی کے سمندر میں غوطہ زن تھا۔

وہ عمارت کے اندر آ گیا۔ وہاں کچھ نہیں بدلا تھا لیکن کوئی ذی روح نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس سے پہلے وہ یہاں شاردا کے کئی ساتھیوں کو دیکھ چکا تھا۔

وہ اپنے کمرے میں آ گیا اور گاؤ تکیے سے ٹیک لگا کر قالین پر بیٹھ گیا۔ اس کا ذہن حالات میں الجھا ہوا تھا۔

کافی وقت بیت گیا۔ نہ تو البرٹ آیا اور نہ ہی رام داس۔ راجو کو امید کی کوئی کرن تو نظر نہیں آ رہی تھی لیکن انسان کی کچھ فطری ضرورتیں اسے خطرناک سے خطرناک صورت حال میں بھی جکڑے رہتی ہیں۔ ایسی ہی ایک ضرورت نیند بھی ہے جس سے اگر انسان بچنا چاہے تب بھی وہ اسے آن دبوچتی ہے۔ یہی راجو کے ساتھ ہوا، وہ پریشان ہونے کے باوجود سو گیا۔

”راج کمار......! فکر مت کرو...... میں ابھی تھوڑی دیر میں آ رہا ہوں، پریشان مت ہونا، اب تم محفوظ ہو۔“ رام داس نے راجو سے کہا اور غائب ہو گیا۔ اسی وقت راجو کی آنکھ کھل گئی۔ وہ فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے جو خواب دیکھا تھا۔ وہ بہت خوش کن تھا لیکن وہ سوچ رہا تھا کہ پتا نہیں وہ خواب سچا بھی ہے یا نہیں۔

وہ اٹھ کر بے چینی سے ٹہلنے لگا، بے چینی مزید بڑھی تو وہ کمرے سے باہر آ گیا۔ اس نے متلاشی نگاہوں سے ادھر ادھر اور آسمان کی جانب دیکھا لیکن رام داس اسے کہیں نظر نہیں آیا۔ وہ وہیں دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

تقریباً دس منٹ بعد اسے رام داس فضاء میں تیرتا نظر آیا۔ وہ کسی پرندے کی طرح تیزی سے اس کے پاس آ کر فرش پر اتر گیا۔

”تم میرے خواب میں آئے تھے؟“ راجو اٹھتے ہوئے اس سے بولا۔

”ہاں...... میں جانتا تھا کہ تم پریشان ہو گے۔“ رام داس نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے جواب دیا۔

”یہ...... یہ سب کیا ہے؟ البرٹ کہاں ہے اور...... اور وہ شاردا کہاں ہے؟“ راجو جلدی سے بولا۔

”شانت ہو جاؤ بالک شانت ہو جاؤ۔“ رام داس نے اس کا کاندھا تھپتھپایا۔ ”آؤ بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔“

وہ دونوں کمرے میں آ کر قالین پر بیٹھ گئے۔ رام داس نے اپنی داڑھی میں انگلیاں چلاتے ہوئے پر خیال انداز میں راجو سے کہا۔ ”تم یقیناً اب بھی پریشان ہو گے لیکن اپنی تمام پریشانی کو دور کر دو...... تم بھی بچ گئے ہو اور میں نے اس معصوم کو بھی بچا لیا ہے......“

”کیا مطلب......؟ کیا تم اس بچے کی بات کر رہے ہو لیکن...... لیکن وہ تو البرٹ ہے؟“ راجو کا دماغ چکرا کر رہ گیا۔

”شانت ہو جاؤ میرے بچے شانت ہو جاؤ...... میں تمہیں سب کچھ بتا رہا ہوں......“ رام داس نے ہاتھ بلند کرتے ہوئے تسلی آمیز لہجے میں کہا۔ اس کی انگلیاں اب بھی داڑھی میں چل رہی تھیں۔ وہ کچھ سوچتے ہوئے فضاء میں گھور رہا تھا۔ اس نے بات بڑھائی۔ ”ہوس اور خود غرضی سدا سے انسان کو جکڑے رہی ہے اور ابد تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ مجھے یہ نہیں پتا چل سکا ہے کہ انسان چاہتا کیا ہے۔ ایک چیز مل جائے تو دوسری کے پیچھے بھاگنے لگتا ہے اور دوسری مل جائے تو تیسری کے پیچھے ہے...... یہ پتا نہیں ایک جگہ رکتا کیوں نہیں ہے......؟ یہ اس وقت تک نہیں رکتا جب تک اس کا سانس نہیں رک جاتا ہے......؟ لیکن میرے لیے یہ تسلی کی بات ہے کہ ابھی اس زمین پر ایسے انسان موجود ہیں جو ہوس اور خود غرضی کو شکست دے دیتے ہیں۔ بہرحال......“ اس نے ایک گہرا سانس لیا۔ ”چھوڑو ان باتوں کو میں سب سے پہلے تو تمہیں یہ بتا دوں کہ اب سے ذرا دیر بعد ہی تم اپنے گھر جا سکو گے اور میرا خیال ہے کہ تمہارے لیے سب سے اہم بات بھی یہی ہے۔“ اس نے راجو کے چہرے پر نظریں ڈالیں جہاں یک دم سکون اور اطمینان نظر آنے لگا تھا۔

رام داس بولا۔ ”ماورائی دنیا میں ایک سے بڑھ کر ایک شیطان موجود ہے ان میں سے تم صرف تین سے مل سکے ہو...... ایک رندھیر دوسری شاردا اور تیسرا البرٹ...... ان تین شیطانوں نے ایک ایسے معصوم بچے کو استعمال کیا جس نے ابھی اس دنیا میں آنکھ کھولی بھی نہیں تھی۔“ اس کا لہجہ غم زدہ ہو گیا تھا۔ ”البرٹ ایک ایسا عامل ہے جس کی زندگی کئی صدیوں پر محیط ہے۔ کم سے کم وہ سات سو سال کا تو ہے۔ وہ نئے جسم میں اپنی آتما کو منتقل کر دیتا ہے۔ اس مرتبہ بھی اس نے ایسا ہی کیا۔ وہ اس معصوم بچے کا جسم استعمال کرنا چاہ رہا تھا، ادھر رندھیر اس چکر میں تھا کہ البرٹ کو اپنے قابو میں کر لے اور یہی خواہش شاردا بھی رکھتی تھی۔ رندھیر نے پہلے تمہارے دوست اجے کو اپنے قابو میں کیا، اس کے بعد تمہارے جسم میں بد اثرات داخل کر کے تمہیں اپنا داس بنایا تھا۔ اجے کے ذریعے اس نے تمہیں قابو کیا اور اس نے سوچا تھا کہ تمہارا دل نکال کر کھا لے گا۔“

”میرا دل؟“ راجو چونک گیا۔

”ہاں......“ رام داس نے اثبات میں سر ہلایا۔

”لیکن...... وہ تو...... اس بچے کے دل کی بات ہو رہی تھی......؟“

”وہ سب غلط تھا...... دراصل تمہارا دل اہم تھا۔ کیوں کہ البرٹ نے تم پر بہت محنت کی تھی......“

”کیسی محنت؟“ راجو ایک بار پھر چونکا۔

”اس نے یہ تو جان لیا تھا کہ تم اماوس کی رات میں پیدا ہونے والے وہ بچے ہو جو وقت اور حالات کے اعتبار سے کسی بھی ماورائی عمل کے لیے نہایت مناسب ہے۔ اس نے ایک کھیل کھیلا...... اسے تمہاری قربت چاہیے تھی تاکہ تمہارے ساتھ رہ سکے اور مناسب وقت پر تمہیں استعمال کر سکے۔ اس سلسلے میں اس نے دو ایسے اقدام کیے جو تمہارے لیے بڑے تکلیف دہ ہیں۔“

”وہ کیا ہیں؟“ راجو جلدی سے بولا۔

”اب جو بات میں کہنے والا ہوں وہ تمہیں بڑے حوصلے سے سننی ہے۔“

”کیا ہے وہ بات؟“ راجو گھبرا کر بولا۔

”البرٹ نے تمہارے پتاجی اور ماتاجی کو مار ڈالا تھا۔“

”کیا؟“ راجو چیخ اٹھا۔ اسے اپنا دماغ جیسے سن ہوتے محسوس ہوا۔

رام داس نے آگے ہو کر اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ دیا اور تسلی آمیز لہجے میں بولا۔ ”حوصلہ کرو میرے بچے حوصلہ کرو۔ یہ دنیا بڑی ظالم جگہ ہے یہاں مفاد پرست لوگ دوسروں کو جب اپنے مفاد کے لیے استعمال کرتے ہیں تو

ان کی زندگیاں لینے میں بھی کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے۔"

"لیکن...... پتا جی اور ماتا جی تو کار کے ایک حادثے میں مرے تھے؟" راجو نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"ہاں...... وہ حادثہ اس شیطان البرٹ نے کروایا تھا۔"

"اوہ...... یہ تو اس ذلیل انسان نے بہت برا کیا' وہ ہے کہاں' میں...... میں اسے جان سے مار ڈالوں گا۔" راجو کا لہجہ غصے سے بھرپور ہو چکا تھا۔

"فکر نہ کرو...... میں اسے ختم کر چکا ہوں لیکن میں نے تم سے کہا تھا کہ اس نے تمہارے خلاف دو اقدام کیے تھے' ایک تو میں تمہیں بتا چکا ہوں اور دوسرا......"

"دوسرا اقدام کیا تھا؟" راجو نے رام داس کو جھجکتے دیکھ کر کہا' اس کا دل یہ سوچ کر تیزی سے دھڑکنے لگا تھا کہ نہ جانے رام داس اب کیا بتانے والا ہے۔

رام داس نے ایک گہرا سانس لے کر کہا۔ "اس نے تمہارے چچا کو بھی مار ڈالا تھا۔"

"کیا......؟ یہ تم کیا کہہ رہے ہو رام داس......؟ یہ تو جھوٹ ہے...... میرے چچا تو...... زندہ ہیں انہوں نے ہی تو مجھے پالا ہے۔" راجو بولا۔ اسے شک ہونے لگا تھا کہ رام داس جھوٹ بول رہا ہے۔

"لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔"

"وہ کیا ہے؟"

"اس کا مردہ جسم صرف جادو کے زور پر چل رہا ہے۔ اسے بھی بہت عرصہ پہلے البرٹ نے گلا گھونٹ کر مار ڈالا تھا۔"

"لیکن......" راجو کا ذہن الجھ گیا۔

"اب جب تم گھر جاؤ گے تو تمہیں تمہارا چچا زندہ نہیں ملے گا' تمہاری چچی اور تمہارے چچا زاد بھائی بھی غائب ہوں گے۔"

"وہ کیوں......؟" راجو بولا۔

"اس لیے کہ...... ان کا بھی کوئی حقیقی وجود نہیں تھا۔"

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟" راجو جیسے زچ ہو گیا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں میرے بچے......! یہی حقیقت ہے' جب تم پیدا ہوئے' اس کے بعد ہی تمہارے چچا کی شادی ہوئی تھی' البرٹ نے اس کی شادی اپنی ایک تابع آتما سے کروائی جو تمہاری چچی بن کر رہی یہ سب ڈرامہ تمہیں اور دنیا والوں کو مطمئن رکھنے کے لیے کیا گیا۔"

"اوہ...... مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے......" راجو نے اپنا سر تھام لیا۔

"میرے بچے......! حوصلے سے میری بات سمجھنے کی کوشش کرو اور یہ سوچ لو کہ جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا ہے۔ اب تمہیں حالات سے سمجھوتا کرنا ہے۔" رام داس نے اسے تسلی دینے والے انداز میں کہا۔

راجو اب کافی سنبھل چکا تھا' کوئی عام وقت ہوتا تو شاید وہ ماں باپ اور چچا کی موت کا سوگ مناتا لیکن اس وقت تو اس کا ذہن اس بات میں ہی الجھا ہوا تھا کہ اس کی زندگی کی کوئی ضمانت بھی ہے یا رام داس بھی اس کے ساتھ کوئی کھیل کھیل رہا ہے؟ اس نے رام داس کی باتوں کی تصدیق کے لیے اس سے کہا۔ "ٹھیک ہے رام داس تم ٹھیک کہتے ہو' جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا ہے' میرے غم زدہ ہونے سے اب کچھ بدل نہیں سکتا ہے اس لیے اب مجھے بتاؤ کہ مجھے کیا کرنا ہے؟"

☆

"تمہیں کچھ بھی نہیں کرنا ہے۔" رام داس بولا۔ "بس اب تم اپنے گھر جاؤ اور ساتھ ہی اس معصوم کو بھی لیتے جانا جو تمہارے ہاتھوں سے قتل ہوتے ہوتے بچا تھا۔"

"ٹھیک ہے۔" راجو نے کہا اور گہرا سانس لیا' پھر رام داس کی طرف دیکھ کر بولا۔ "رام داس......! کیا تم اپنے بارے میں مجھے کچھ بتانا پسند کرو گے......؟ میں جاننا چاہوں گا کہ میرا محسن کون ہے اور اس نے کیوں میری جان بچائی ہے؟"

"میں خود بھی ایک عامل ہوں...... البرٹ اور رندھیر کے ساتھ ہی میں نے ایک گرو سے بہت کچھ سیکھا تھا لیکن گرو جی کے دیہانت کے بعد وہ دونوں ان سے کیا گیا وچن بھول گئے اور انہوں نے شیطانی راستہ اختیار کر لیا' یوں ہمارے راستے جدا ہو گئے۔ ہم ایک ہی استاد کے شاگرد ہونے کے باوجود ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے۔ ہم نے ایک دوسرے پر جان لیوا حملے کیے لیکن ایک دوسرے کے حملوں سے بچتے رہے لیکن اس مرتبہ وہ دونوں میرے ہاتھ سے نہیں بچ سکے۔ رندھیر تو ویسے ہی شاردا کی قید میں تھا' اسے آسانی سے میں نے قابو میں کر لیا جبکہ شاردا اور البرٹ کو مارنے میں مجھے ذرا مشکل پیش آئی۔"

"لیکن...... تم تو شاردا کے ساتھی بنے ہوئے تھے' تم ہی تو بچے کو لے کر آئے تھے؟" راجو بولا۔

"ہاں...... میں اسے دھوکا دینے کے لیے اس کا ساتھی بنا ہوا تھا۔ میں نے اس سے کہا تھا کہ میں رندھیر اور البرٹ کو کسی طرح ختم کرنا چاہتا ہوں' وہ میرا ساتھ دے' اسے چونکہ خود اپنا مقصد حاصل کرنا تھا اس لیے وہ میری ساتھی بن گئی۔" رام داس نے بتایا۔

"البرٹ' رندھیر اور تم نے کب ایک استاد سے تعلیم حاصل کی......؟ تم نے بتایا کہ البرٹ سات سو سال کا ہے کیا تم بھی؟"

"ہاں......" رام داس نے اثبات میں سر ہلایا۔ "میری عمر بھی تقریباً اتنی ہی ہے لیکن رندھیر اور البرٹ نئے جسم حاصل کرنے کے لیے معصوم بچے استعمال کرتا تھا جبکہ میں بچوں کی بجائے اپنے دشمنوں کے جسم استعمال کرتا ہوں جو کافی برے ہوتے ہیں اور ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کی وجہ سے بے گناہ لوگوں کی زندگیاں خطرے میں ہوتی ہیں۔"

"تو وہ دونوں کیوں اس طرح بڑے لوگوں کو جسم حاصل کرتے تھے؟" راجو بولا۔

"یہ ماورائی معاملات ہیں' عام لوگوں کے لیے ان کی کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی لیکن میں تمہیں یہ معاملہ ضرور بتاؤں گا تاکہ تم کبھی بعد میں اس کے بارے میں نہ سوچتے رہو۔" رام داس نے کہا۔ ذرا سوچنے کے بعد ایک گہرا سانس لے کر وہ بولا۔ "جادو سیکھنے کے لیے بہت سے گرو موجود ہیں جن کے اپنے طریقے ہیں' البرٹ اور رندھیر بلکہ شاردا نے بھی افریقہ کے تاریک جنگلوں میں موجود ایک افریقی جادوگر سے کچھ گیان حاصل کیا' وہ جادوگر ایک ایسے دیوتا کا پجاری ہے جو اماوس کی رات' خاص وقت اور خاص حالات میں پیدا ہونے والے بچوں کی بھینٹ بہت پسند کرتا ہے' اب اس جادوگر کے جس شاگرد نے اسے خوش کر کے مزید شکتی حاصل کرنا ہوتی ہے وہ اس دیوتا کے لیے کسی نہ کسی طرح اماوس کی رات ایک خاص گھڑی میں پیدا ہونے والے بچوں کا بندوبست کرتا ہے اور یہی کچھ البرٹ' رندھیر اور شاردا بھی کر رہے تھے ایسے بچے برسوں میں پیدا ہوتے ہیں' ایسے بچے جتنی کم عمر میں بھینٹ چڑھا دیے جائیں' دیوتا اتنا ہی خوش ہوتا ہے' البرٹ چاہتا تو تمہیں پیدا ہونے کے بعد کسی بھی وقت اپنے مقصد کے لیے استعمال کر سکتا تھا لیکن اور بھی کئی لوگ اس مقصد کے تحت تم پر نظریں لگائے بیٹھے تھے اس لیے البرٹ کو مناسب موقع نہیں مل رہا تھا۔ اگر وہ تمہاری قربانی کرنا چاہتا تو اس کا دشمن کوئی بھی گڑبڑ کر سکتے تھے' خاص طور پر رندھیر اور شاردا تو ویسے ہی تمہاری تاک میں تھے اور البرٹ کی تمام تر احتیاطی تدابیر کے باوجود رندھیر تمہیں حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا' دراصل اس بچے کو تمہارے ذریعے آسانی سے حاصل کیا جا سکتا تھا دوسرے یہ کہ اس بچے کو اگر تمہارے ہاتھوں سے قتل کروا دیا جاتا تو ایک منتر پڑھ کر اس کے تمام اچھے برے اثرات تمہارے اندر منتقل کروا دیے جاتے اور جب تمہیں قتل کیا جاتا تو یوں سمجھو کہ دو قربانیاں ایک ساتھ ہوتیں۔ وہ تینوں اس چکر میں تھے کہ اس طرح دو قربانیاں ایک ساتھ دے دی جائیں لیکن میں نے بھی سوچ لیا تھا کہ میں اپنی جان پر کھیل کر اپنے گرو جی سے کیا گیا وچن ضرور نبھاؤں گا۔"

"وہ وچن کیا تھا؟" راجو بولا۔

''یہی کہ ہر حال میں بدی کا خاتمہ کرنا ہے۔ میرے گروجی کہتے تھے کہ نیکی کرنے والا ویسے تو بہت سے فوائد سے محروم رہ جاتا ہے لیکن...... اسے ایک بہت بڑا فائدہ حاصل ہوتا ہے جس سے دوسرے لوگ محروم رہتے ہیں اور وہ فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس کا ضمیر ہمیشہ مطمئن رہتا ہے وہ نہ تو اپنے سامنے کہیں شرمندہ ہوتا ہے اور نہ ہی بھگوان کے سامنے۔'' رام داس بولا۔

راجو اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بولا۔ ''یہ تو بالکل ٹھیک بات ہے۔''

''اچھا میرے بچے راج کمار! اب میں چاہتا ہوں کہ تم جاؤ۔ اس معصوم بچے کی ماں بھی اس کی جدائی میں تڑپ رہی ہے اور تمہارا دوست اجے بھی تمہارے غائب ہو جانے کی وجہ سے پریشان ہے۔ اب وہ رندھیر کے سحر سے آزاد ہو چکا ہے اور اسے تمہاری بہت یاد آ رہی ہے اس سلسلے میں وہ بہت سے عاملوں وغیرہ سے بھی ملاقات کر رہا ہے۔ بس اب تم جاؤ اور میری خواہش ہے کہ ہمیشہ خوش رہو۔'' رام داس نے کہا اور وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

''رام داس......! کیا تم میرے ساتھ نہیں جا سکتے؟''

راجو نے اس کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

''نہیں میرے بچے......! تم اندازہ نہیں کر سکتے کہ میں ہر وقت کتنے دشمنوں میں گھرا رہتا ہوں' ہاں جیسے ہی مجھے وقت ملا میں تم سے ضرور ملوں گا۔ آؤ میرے ساتھ۔'' رام داس نے کہا اور وہ دونوں عمارت سے باہر آ گئے۔ یہاں روپا کھڑی تھی۔ اس کے ہاتھ میں وہی معصوم بچہ تھا۔

''اوہ روپا تم؟'' راجو نے روپا کو دیکھ کر بے اختیار کہا۔

''ہاں میں......'' وہ مسکرائی۔

''لیکن تم تو......''

''یہ بھی میری ہی ساتھی ہے اور بظاہر شاردا کی ساتھی بنی ہوئی تھی۔'' رام داس نے راجو کی بات کاٹتے ہوئے مسکرا کر کہا اور روپا سے بولا۔ ''روپا......! بچہ راجو کے حوالے کر دو۔''

روپا نے اس کے حکم کی تعمیل کی۔ راجو نے بچے کا منہ [illegible] م لیا۔ راجو دیکھ چکا تھا کہ باہر کا وہ منظر بدل چکا تھا جو شار[illegible] نے سحر کے زور سے قائم کیا تھا' اب وہاں اصلی منظر تھا۔

''اب آ جاؤ میرے بچے!'' رام داس نے راجو سے کہا۔ ''ہم تمہیں آگے تک چھوڑنے جاتے لیکن فی الا[illegible] ہماری کچھ مجبوریاں ہیں۔ سویرا ہونے والا ہے۔ مین [illegible] سے تمہیں سواری مل جائے گی۔''

''ٹھیک ہے...... اچھا نمستے۔'' راجو بولا۔

''جیتے رہو...... اور ہاں جانے سے پہلے تم سے ایک [illegible] وچن لینا چاہتا ہوں۔'' رام داس نے کہا۔

''وہ کیا؟'' راجو جلدی سے بولا۔

''وہ یہ کہ...... ہر حال میں بدی کا خاتمہ کرنا ہے۔'' [illegible] داس نے کہا۔

''میں تمہیں وچن دیتا ہوں کہ میں ہمیشہ ایسا ہی کر[illegible] گا۔'' راجو بولا۔

''شاباش!'' رام داس نے اس کا کاندھا تھپتھپا[illegible] ''جاؤ......! بھگوان تمہاری رکشا کرے گا۔''

راج کمار چل پڑا۔ درختوں کے جھنڈ میں سے نکلنے [illegible] بعد وہ تیز تیز قدموں سے مین روڈ تک آ گیا۔ جلد ہی [illegible] کی جانب جانے والی ایک بس اسے مل گئی جس میں [illegible] ہو کر وہ اپنے گھر آ گیا۔ چچا کی لاش وہاں موجود تھی۔ راجو نے بچے کو گھر پر چھوڑا اور اجے کے گھر پہنچ [illegible] اجے اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا لیکن جب راجو نے [illegible] صورت حال بتائی تو وہ اداس ہو گیا۔

راجو نے اجے کے ذریعے بچے کو اس کے گھر پہنچ[illegible] اور خود چچا کا کریا کرم کرنے کی تیاریاں کرنے لگا۔ جب راجو اپنے چچا کی چتا کو آگ لگا رہا تھا تو اس [illegible] خون کے آنسو رو رہا تھا' اس نے ضبط کر رکھا تھا لیکن [illegible] ضبط کے سارے بندھن ٹوٹ گئے وہ پھوٹ پھو[illegible] رونے لگا' اجے نے اسے گلے سے لگا لیا اور خود بھی ر[illegible]

☆☆☆